حیاتِ دانش

دانشمندانہ زندگی کی تلاش میں بطور پیغام ہزار (1000) کلمات پر مبنی انمول گلدستہ

نام کتاب	:	حیاتِ دانش
مصنف	:	حاجی محمد ادریس
		چیئرمین الخیر ٹرسٹ (العالمی)
ناشر	:	مکتبہ الخیر کراچی پاکستان
اشاعت	:	اول
تعداد طبع	:	دو ہزار (2000)
قیمت	:	

پیش لفظ

کتاب کا بنیادی معنی نوشتہ / قلمی لکھائی ہے البتہ ہر تحریر، اغراض و مقاصد، انداز بیان اور نقائص وفوائد کے اعتبار سے یکسر الگ تھلگ رہتی ہے اور ہر مصنف تصنیف کے مطلوبہ مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے نقطہ نظر کی روشنی میں قلم اٹھا کر نوک قلم چلانے کا قصد کرتا ہے۔

ظاہر ہے دنیا میں تمام کتابوں کی ضخامت اور عملی کردار کی دعوت ایک جیسی نہیں جسکی وجہ سے مثبت فکر کے حامل کچھ عظیم انسانوں کی پہچان انکے دنیا فانی سے کوچ کر جانے کے بعد بھی اُنکے انمول نقوش شائستہ کے بدولت رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کیلئے کارآمد رہتی ہے جن سے مثبت سوچ کے مالک انسانوں کی ذہنی صلاحیتوں کو یکجا کرنے میں آسانی بھی ہوتی ہے۔

عموماً اجتماعی فکر وفہم کے تناظر میں لکھی گئی تحریرات ،تصنیفات اور کتابیں لوگوں کے درمیان باہمی جوڑ، تعلق اصلاح ومعاونت میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اگر چہ دنیا ہر لحاظ سے اپنی ابتدا سے انتہا کی طرف بڑھتے ہوئے اختلاف وانتشار کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے اور ہر زمانے میں ایک سے بڑھ کر انسانی نفسیات وخیالات کا سلسلہ پایا گیا ہے اس لحاظ سے بہتر اور اعلیٰ کے مقابل کمزور وادنیٰ فکر وخیالات پر مبنی سوچ رکھنے والوں کی بھی کمی نہیں رہی جنہوں نے اپنے ہی قلم کے ذریعے اپنی نادانی، ناشائستگی حتیٰ کہ حماقتوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے محض خفت انسانیت کے بے معنی مشغلہ کی خاطر قلم اٹھاتے ہوئے یہ بھی نہ سوچا کہ آخر نوک قلم چل جانے کے بعد اسکے الفاظ اور

لکھائی کومٹانا بعد میں ممکن بھی نہیں ہوتا۔

اس لحاظ سے اس دوطرفہ کش مکش میں انسان کواللہ تبارک وتعالیٰ سے دنیا میں باعث سُبکی وناشائستہ الفاظ کہنے اور لکھنے سے ہر وقت حفاظت کی دعا مانگنی چاہئے۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ مصنف حقیقت سے ہٹ کر خود یا کتاب کے مقاصدِ سے متعلقہ دیگرانسانوں کومحض قلم کاری کے سہارے فرشتہ صفت ثابت کرنے میں غلو سے کام لیں البتہ انسان کو بطور اچھے انداز پیش کرنا انکی اخلاقی ذمہ داری اور اچھے انسانوں کی خوبیاں بیان کرنا شاید انکی عین دیانتداری کہلائے۔

اسی ضابطہ کوسہارا بنا کر قلم اٹھانے اور اپنی ناتوانی کے باوجود ایک بہت بڑے میدان میں قدم رکھنے کی ہمت باندھی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نیک نیتی پرمبنی فہمیدہ وشائستہ الفاظ نوک قلم سے نکلنے کی توفیق عطاء فرمائیں اور میری یہ بھی التجا ہوگی کہ فہمیدہ قارئین کرام کتاب ھذا 'حیات دانش' کے اصل منشاء وانداز کوملحوظ خاطر رکھ کر اس کے کمزور پہلو سے صرف نظر کرتے ہوئے مطالعہ فرمائیں اور ضابطے کی کوئی کمی نظر آئے تو آئندہ ایڈیشن کیلئے میری اس حوالہ سے مدد بھی فرمائیں۔

چونکہ یہاں کسی کتاب سے اخذ کئے بغیر اول سے آخر تک آنے والے تمام سطور والفاظ میری ہی قلم بندی وحُسن انتخاب پر مشتمل ہوگی اس لئے اسکی تمام تر غلطیوں کی ذمہ داری بھی کسی اور پر ڈالے بغیر میں ہی بذات خود قبول کرتا ہوں اس لئے کہ یہ محض میرے مشاہدے میں آنے والے حالات کے تناظر میں پلک جھپکتے ہی چند ایک تاثرات کو بطور ایک کمزور کاوش کے قلم بند کئے جانے کے بعد کتابی شکل کے طور پر مرتب کیا جارہا ہے اسی لئے اسکی تمام تر خامیوں اور کمزوریوں کو قبول کرنا بھی میری

اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے جس کیلئے ہی میں نے فہمیدہ، بلند پایہ و دانا قارئین کرام سے پیشگی تعاون کی تمنا کی ہے۔

اگر چہ کتاب میں حتی الامکان مضامین/پیراگراف سہل تر رکھنے کی کوشش ہوگی مگر پھر بھی کچھ الفاظ یا انکا انداز بیان اور پڑھنے والی دشواری کی نشاندہی کو آئندہ ایڈیشن میں سہل اور درست کرنے کی کوشش ہوگی۔ انشاءاللہ

باقی کتاب کی ابتداء لفظ بسم اللہ سے شروع کرنے کا ارادہ ہے تکمیل کیلئے اللہ تبارک وتعالی سے دست بہ دعا ہوں اور یہ بھی دعا کہ اللہ تبارک وتعالی کتاب ھذا "حیات دانش" کا ایک جملہ کسی بھی انسان کی دل آزاری کا سبب نہ بننے دیں کہ یہ ازخود کتاب کے نام اور مقصد سے متصادم ہوسکتا ہے ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کتاب ھذا کو مجھ سمیت تمام قارئین کرام ومتعلقہ احباب کیلئے باعث خیر واجتماعی عملی کارکردگی میں دلپذیرائی واطمینان کا خزانہ فرمائیں۔ آمین ثم آمین

محمد ادریس

01-01-2014

شناسائی

۱۔ کتاب ھذا 'حیات دانش' جیسا کہ عرض کر چکا ہوں مشاہدات کی مختصر عکس بندی ہے لہٰذا اسے ایک طرح سے تجزیاتی انداز یا حسن انتخاب بھی کہا جا سکتا ہے۔

۲۔ کتاب کی شروع لفظ 'بسم اللہ' سے آخری لفظ ''کتاب پڑھنے کیلئے دوبارہ اٹھائے'' تک تمام پیراگراف حتیٰ الوسع ایک دوسرے سے مختلف ہے جس کی ابتدا سے تکمیل تک عرصہ دراز گذرنے کے باوجود بھی کسی قسم کا تقابل وٹکراؤ پیدا نہیں ہونے دیا گیا ہے۔

۳۔ کتاب اپنے املا وانداز سے اس قدر میانہ رو ہے جس سے نہ تو 'امر' اور ناہی 'نہی' کا پہلو نکلتا ہے بلکہ قارئین کرام کے ساتھ گویا ایک مشاورت کے انداز میں فیصلہ انکی ہی رائے ، دانش اور فہم وفراست پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاں پیش آمدہ حالات کے تناظر میں پڑھنے والے کالم سے اپنے ماحول کے مناسبت سے اثبات میں کیا مطلب ومعنی اخذ کر پاتے ہیں کیونکہ قلم اسی مقصد اصلاح جانبین اور اثبات کو مدنظر رکھ کر چلایا ہے جس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے کامیابی کی اُمید اور دعا بھی ہے۔

۴۔ کتاب چونکہ کسی بھی خاص عنوان کے تحت نہیں کہ اس کے ابواب باندھے جاتے اور نمبر شمار کے حوالہ سے بھی فہرست انتہائی طویل ہونے کے سبب ابتدائی کلمات قلمبندی کے تناظر میں ایک ہی انداز تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے اول سے آخر تک کتاب کو یکساں ترتیب سے آگے بڑھایا گیا ہے جس میں سے ہر کسی کو اپنے ہاں کے حالات حاضرہ کے مناسبت سے پیراگراف میں دلچسپی ہوسکتی ہے۔ البتہ مثبت اور کچھ منفی کے نشاندہی کے علاوہ عورت ذات سے متعلق اور کچھ کتاب ومصنف اور

کچھ سیاسی حوالہ جات سے پیرا گرافس کی نیچے شمارہ نمبر کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے تا کہ بطورخاص ان امور سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کرام کورسائی میں آسانی ہواور فہرست کا اختصار بھی۔

۵۔ بہرکیف فراخ دلی سے پڑھنے کی کوشش کرنے والوں کے لئے ہرسطر میں بامعنی تفصیلات ہونے کے باوجود طوالت کوممکنہ حد تک سمیٹتے ہوئے ہر پیرا گراف کوانتہائی مختصرایک سے دوسطورتک محدود رکھنے پراکتفا کیا گیا ہے کہ یہی ایک طرح سے 'حیات دانش' کا امتیاز بھی ہے، خَیْرَ الْکَلاَمَ مَا قلَّ وَ دلَّ

☆ حسنات تک لیجانے والے کشادہ ومثبت الفاظ کا مجموعہ

الفابیٹ کے تحت شمارہ نمبرز کے حوالے کے ساتھ جن پیرا گرافس میں ان کا استعمال ہوا ہے اور جسے عملاً اختیار کرنے کا ہر سنجیدہ معاشرہ سے عندیہ ملتا ہے لہٰذا دانشمندانہ طرز حیات تک رسائی کیلئے اللہ تبارک وتعالی سے اسے زندگی میں سمونے کی دعا بھی ہے فہرست کی ترتیب بطور مثال اس طرح ہے ،اتحاد کا شمارہ نمبر 399 ہے احتیاط کا 10 اوراخلاص کا309،اسی طرح نیچے سیئات سے بچنے کیلئے استعمال ہونے والے منفی الفاظ کی ترتیب ہوگی۔

اتحاد،احترام،احتیاط،احساس،اخلاص،	399،189،10،92،309
اخلاق حسنہ،آداب،استقامت،آشتی،	109،579،1،820،
اصلاح،اعتدال،اعتراف حقیقت،	724،2،207،
اعتماد،اعلیٰ ظرفی،الفت،امانتداری،	66،595،660،185
انصاف،انکساری، ایثار	638،354،265

6

برداشت، بردباری، بڑاپن، بہی خواہی، 291،722،198،466

پارسائی، پاکیزگی،تحمل 300،758،719

تربیت،ترغیب،تعلیم،تقویٰ، 347،498،430،321،

توبہ،توجہ،توقیر،جرات، (353،20)،494،857،729،

حق گوئی،حکمت، خدمت،خندہ پیشانی، 71،446،492،254

خوبی،خوش اخلاقی،خوش نصیبی، 812،6،478

خوداعتمادی،خودداری،خلوص،خیرخواہی، 361،754،905،310،

دانائی، دانشمندی، درگزر، دعوت، دل جوئی، 534،292،901،774،241،

دیانت، ذہانت، رواداری، 883،385،87،

سادگی،سچائی،سکون،سلیقہ، 767،22،705،851،

سنجیدگی،شائستگی،شرافت،شکرگزاری، 237،747،303،948،

شفافیت،شفقت،شیریں گفتاری، 7،775،48

صائب رائے،صبر،صداقت،صلاحیت، 449،4،796،469

عافیت،عدل،عزت،عزم،عظمت، 514،590،614،3،346،

عقلمندی،علم،عمل،فرمانبرداری،فصاحت 379،280،67،922،761،

فلاح،فہم وفراست،قدردانی،کامرانی، 181،209،814،524،

کامیابی،کفایت شعاری،محبت،مدد، 334،716،91، 376

مستقل مزاجی، ملنساری،مہمان نوازی، 721،898،232،

نیکخوئی، نیک نیتی، وسعت قلبی، وفاداری، 287،682،435،19،

وقار، ہمت، ہمدردی، ہنرمندی، 781،177،234،432،

یادِموت، 954

☆ سیئات تک لیجانے والے الفاظ کا جمگھٹا

ہر مذہب اور ہر مہذب معاشرہ میں ناپسندیدہ، خفت آمیز اور منفی الفاظ کی مختصر ترین فہرست شمارہ نمبرز کے ساتھ کہ جن پیراگرافس میں ان کا استعمال ہوا ہے اور فہمیدہ و پاکیزہ معاشروں میں اس سے بہرصورت اجتناب کا درس دیا جاتا ہے واضح رہے مذکورہ الفاظ کا استعمال حیات دانش کے دیگر کئی صفحات پر بھی مختلف انداز میں موجود ہے البتہ فہرست کی اختصار کے خاطر یہاں ایک لفظ کو فقط ایک شمارہ نمبر دیا گیا ہے مطالعہ کے دوران دیگر شمارہ نمبرز میں بھی ذکر ملتا رہیگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ہمارے دوست احباب اور تمام ایسے انسانوں کو جنکو واقعتاً ایسے افعال سے روگردانی کا ارادہ ہو حفاظت فرمائیں

احسان فراموشی، اخلاقی برائیاں، اخلاقی پستی، 809،138،434

اذیت، انتقام پسندی، ایذارسانی، بُخل 438،205،957،519

بدبختی، بدخُلقی، بدخواہی، بددیانتی، 450،374،170،82،

بدگمانی، بدگوئی، بدنصیبی، برائی، 416،236،152،(677،55)،

بہتان بازی، بےراہ روی، بیوفائی، 186،982،11،

پراگندگی، تصادم، تعصب، تفرقہ بازی 888،76،592،221

تکبر، تلخی، تہمت، جبر، جرم، 612،499،412،350،50،

جہل، جھوٹ، حسد، حقارت، حماقت، 49،44،200،322،669،

خود بینی، داغداری، دشمنی، دعویٰ، 73،748،367،529،

دل آزاری، دل شکنی، دھوکہ بازی 106،98،979،

رذالت، رسوائی، روگردانی، 756،878،61،

زبان درازی، سازش، سنگ دلی، سیأت، 47،319،583،293،

سینہ زوری، شرم ساری، شک، شہرت پسندی، 656،146،678،502

شیخی خوری، طعنہ، طنز، 275،157،114،

ظلم، عداوت، عریانی، علت بد، عہد شکنی، 546،456،140،751،60،

عیاری، عیب جوئی، غداری، 173،204،215

غفلت، غلطی، غیبت، فریب، 574،26،72،693، 600،

فحش گوئی، فساد، فیشن ایبل، قباحت، کجی، 59،342،45،451،991،

کردار کشی، کم ظرفی، کمینہ پن، 203،593،37،

کنجوسی، گمراہی، گھمنڈ، لاپرواہی، 69،819،516،675،

لالچ، لاف زنی، 611،841،

مایوسی، مفاد پرستی، مکر، منافقت، 971،326،655،507

منفی رویہ، نادانی، ناقدری، نفرت، 585،77،214،993،

نفس نوازی، نمود، نکما پن، 324،111،40،

ہتک آمیزی، ہٹ دھرمی، 741،113

9

☆ع عورت ومعاشرت

کائنات میں عورت ذات تخلیق وکردار کے حوالے سے اپنے دامن میں طویل تفصیلات کا خزانہ رکھتی ہے جس کے تحت دنیا میں نہ صرف ضخیم کتابیں موجود ہوں گی بلکہ مزید اس پر لکھنے کی ضرورت بھی البتہ یہاں شمارہ نمبرز کے ساتھ عورت خصوصا زن وشوہر کے طرز حیات سے متعلق چند ایک پیراگرافس میں مختصر اذکر موجود ہے۔

13،14،15،16،27،41،63،78،90،133،136،137،142،
144،158،161،217،219،222،231،268،269،312،323،337،
340،341،343،356،357،421،613،749،854،892،
972،

☆س 'سیاست خدمت وحکمرانی کی روشنی میں'

تمام ایسے پیراگرافس کا شمارہ نمبر جس میں حکومت ،حکمرانی، تنظیم،تحریکات ،انقلابات وبادشاہی وغیرہ کے حوالے سے منفی ومثبت مگر غیر جانبدارانہ،طرز پر مختصر اذکر ملے گا۔

43،84،105،121،135،188،227،238،270،271،273،277،
297،369،388،403،404،420،442،455،464،470،495،
520،522،523،526،531،544،547،548،549،550،562،565،
575،،618،619،624،639،645،648،650،659،
661،670،681،692،702،703،732،776،777،778،780،
794،798،827،831،835،839،840،849،853،860،
872،877،881،884،897،912،913،914،915،916،917،

984،974،964،961،952،946،944،943،927

تصنیف، کتاب اور مصنف کے حوالے سے چند ایک پیراگرافس کا شمارہ نمبرز جو کہ اگر چاہے قارئین کرام ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

☆تصنیف:76، 457، 528، 587، 631، 646، 680، 772، 863، 864، 999

☆مصنف:150، 372، 382، 476، 489، 524، 538، 563، 604، 657، 679، 714، 893، 943، 966،

☆کتاب:100، 174، 331، 389، 390، 443، 555، 578، 596، 606، 640، 662، 697، 700، 708، 852، 903، 921، 928، 934،

☆کتابیں:14، 783، 941، 1000

1) **بسم اللہ:** سے ابتدا اور عزم سے ہر کام کی تکمیل کو یقینی بنانا کمال استقامت ہوگا۔

2) **اعتدال:** کا فلسفہ مبارک ہونے کے ساتھ کامیابی کا مژدہ بھی سناتا ہے۔

3) **دشمن:** کی تمام خوبیوں سے چشم پوشی بھی بلند پایہ انسانوں کے ہاں عدل کے خلاف قرار پاتی ہے۔

4) **رفاقت:** صداقت کے ساتھ ہو اور جدائی آئے تو خُلق حسنہ کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔

5) **مقاصد:** تک رسائی میں انداز گفتار کو از حد عمل دخل حاصل ہوتا ہے۔

6) **خوش:** اخلاقی پر قائم رہنا آسان ہو یا مشکل، مفید ضرور رہیگا۔

7) **طنز:** و تشنیع متکبرین جبکہ گفتار میں شفافیت شرفاء کی علامت قرار پاتا ہے۔

8) **بھائی:** کی عیب جوئی و بہتان از خود اپنی برائی کی سند بنتی ہے۔

9) **اپنے:** پاس سے اٹھ کر جانے والوں کی ہتک وغیبت کرنے والا ہر طرف سے اعتماد کھو سکتا ہے۔

10) **محبت:** کی تمام نزاکتوں کو جان کر احتیاط کی بدولت ہی اسے فساد سے بچایا جا سکتا ہے۔

11) **بھتان:** بازی کا سہارا لیکر انسان شہرت و مقبولیت نہیں محض اپنے لئے گناہوں کا حجم ہی بڑھا سکتا ہے۔

12) **کام:** کے نتائج پر سنجیدہ غور کرنے سے انسان پچھتاوے سے بچ سکتا ہے۔

(13) **فرمانبردار:** اور نیک شعار صنف نازک 'زن' کا ملنا آدھی شہنشاہیت کے برابر ہے۔

(14) **عورت:** ذات کی کمزوریوں سے قطع نظر انکی خوبیوں پر ایک نظر سے بھی ضخیم کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔

(15) **غیر:** سنجیدہ لوگوں کے ہاں سہارا صحیح مگر مہذب معاشروں میں بھابھی کا مقابلہ انتہائی معیوب اوگھر کیلئے انتشار کا بہانا تصور کیا جاتا ہے ۔

(16) **بھرپور:** اعتماد کی حامل قوتیں عورتوں سے معرکہ آرائی کو جوانمردی کے منافی تصور کرتی ہیں۔

(17) **وقت:** کوفضول باتوں پرنہیں اسکے سلیقہ کودرست کرنے پر لگایا جائے۔

(18) **تعریف:** کے متمنی لوگ تعمیری کام کے اہل نہیں ہوسکتے۔

(19) **نیک:** خوئی کی بدولت اللہ تبارک وتعالی انسان کو بے ضمیری، پستی اور بے غیرتی سے حفاظت فرما دیتا ہے۔

(20) **جرأت:** وغیرت لکھائی پڑھائی سے نہیں موقع کی مناسبت سے انسان میں یکلخت اُمنڈ آتی ہے۔

(21) **ھنسی:** اور رونے کی کوئی تعلیم گاہ نہیں۔

(22) **بڑے:** شفیق اور چھوٹے با آدب ہوں تو گھر سکون واطمینان کا گہوارہ ہوگا۔

(23) **بچپن:** میں شفقت اور بڑے ہوکر عزت واحترام کی طلب اصلاح کے اصل طریقہ سے متصادم ہے۔

(24) **دانا:** لوگ ہر موقع کی مناسبت سے بہتر سوچ کے ذریعے آسان راہیں تلاش

کر لیتے ہیں۔

25) **جانچنے**: والے معمولی عمل نیک و بد کا اندازہ بہ آسانی لگا لیتے ہیں۔

26) **غیبت**: والدین جیسی محترم ہستی کی زبانی بھی فساد سے خالی نہ ہوگی۔

27) **غیبت**: سے دور رہنے والی بیوی خاندان میں اتحاد و یکجہتی کا اعلیٰ معمار بن سکتی ہے

28) **محبت**: گھٹانے نہیں بڑھانے کی چیز ہے ورنہ جہاں اور جس کے ساتھ جس مقدار میں ہوا سے ضرور برقرار رکھا جانا چاہئے۔

29) **انسانی**: قانون کا احترام فقط اپنی گرفت کمزور نظر آنے تک کیا جاتا ہے۔

30) **سچی**: محبت ہر رکاوٹ کو پار کر دیتی ہے۔

31) **ھر**: عمل عقل و فراست کی مقدار کے برابر کمال درجہ پا سکتا ہے۔

32) **بندہ**: جب حسد کے بدبودار نرغہ میں آتا ہے تو جان بوجھ کر کسی سے غلط رویہ اپنا لیتا ہے۔

33) **دوران**: گفتگو کسی مخصوص لفظ کا کثرت استعمال کو اپنی شناخت کا سبب نہ بننے دیں۔

34) **انسان**: عملاً نیک خو و بیگناہ ہو تو الزامات کی زبانی دفاع چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔

35) **اعلیٰ**: منصب تک پہنچانے والوں کو نظرانداز کرنا احسان فراموشی ہے۔

36) **نمود**: ونمائش کی چاہت ہر مشن کی کامیابی پر پانی پھیر سکتی ہے۔

37) **لوگوں**: کی کردارکشی کو تسکین نفس بنائے بیٹھنے والے کو نیکوکاروں کی نیت پر شک کرنے کا حق نہیں۔

38) **احسان**: فراموش انسان عزت و وقار کی بلندیوں پر استقامت نہیں پا سکتا۔

39) **خودکشی**: جیسی قبیح حرکت طویل احساس محرومیوں کا نتیجہ ہوسکتی ہے۔

40) **اپنے**: نفس نوازی کو مشاورت کے لبادہ میں لپیٹنے کی زحمت فضول سمجھی جائے

41) **فرمانبردار**: بیوی کے ساتھ محبت کی کوئی حد متعین نہیں ہونی چاہئے۔

42) **حقیقی**: محبت فطری عمل کا حصہ ہے جس کے لئے کسی قسم کا ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں۔

43) **گھر**: اور اپنے اولاد سے نباہ نہ سکنے والوں کو ملت کی قیادت کا دعویٰ زیب نہیں۔

44) **حقارت**: کی ایک نظر سے بھی کسی کو دیکھنے سے انکے ہر فیض و سخن سے محروم کرسکتا ہے۔

45) **فیشن ایبل**: زندگی میں مستغرق لوگوں کے لئے برکات قرون اولیٰ کی تمنا لاحاصل ہوگی۔

46) **نیکی**: کے بدلے برائی کا تصور بھی بے راہ روی کہلائے گا۔

47) **گردش**: زمانہ رفتہ رفتہ حسنات سے سیأت کی جانب گامزن نظر آتا ہے۔

48) **اولاد**: کو بے لگام ہونے سے بچانے کے لئے شفقت کے ساتھ تربیت سے اصلاح لازمی جانو۔

49) **داناؤں**: کی ہتک کرنا گویا ازخود اپنی حماقت کی دلیل فراہم کرنا ہوتا ہے۔

50) **والدین**: سے انداز تکبر اور مادی لالچ کی خاطر غیروں کی چاپلوسی ڈوب مرنے کے مترادف ہوگی۔

51) **بیوقوف**: خبرداری جبکہ عیار حریف بے خبری سے تکلیف دہ وار کرسکتا ہے۔

52) **زندگی**: بیت جانے کے باوجود کم عمری کا ڈھنڈورا پیٹنے پر غالباً تمام

لوگ متفق ہیں۔

(53 **اپنے**: فرمانبرداروں کو ہمہ وقت امتحان میں ڈال کر خود کو اذیت میں رکھنے کا عمل چھوڑ دینا چاہئے۔

(54 **متفرق**: لوگوں کو یکجا کرنا ممکن نہ صحیح ہم خیالوں کو ساتھ لیکر چلنا بھی گویا کامیابی ہے۔

(55 **بدگمانی**: دراصل اپنی باطنی پراگندگی کو لوگوں پر ظاہر کرنے کا نام ہے۔

(56 **قلوب**: کی پاکیزگی انسان کی برائی وسیاہ کاری سے حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔

(57 **بلند**: آواز کے بل بوتے پر کسی کو زیر کرنے کی فضول جستجو چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔

(58 **مطالعہ**: کے نتائج انسان پر عملاً بھی ظاہر ہونے چاہئے۔

(59 **کجی**: اور حسد بدنام زمانہ افعال ہیں اسے پاکیزہ دل ودماغ میں قطعاً جگہ نہ مل پائیگی۔

(60 **جب**: مصلحت ظلم سے بچنے کی حد سے ظالم کے ظلم میں حوصلہ افزائی تک بڑھنے لگے تو اس سے اجتناب لازم ہے۔

(61 **کسی**: کے باوقار خندہ پیشانی سے پیش آنے کو اپنے آگے کمزوری سے تعبیر کر لینا اپنی رذالت کا ثبوت فراہم کرنا ہے۔

(62 **لب**: ولہجہ میں نرمی اس حد تک رہے کہ ماتحت اس سے ناجائز فائدہ بھی نہ اٹھائیں۔

(63 **شریف**: جوڑہ محبت جبکہ بدخُلق زن وشوہر آپس میں ظلم وشقاوت سے وقت گزار رہے ہوتے ہیں۔

(64 **آدمی**: خاندان کی خدمت کی خاطر تکلیف ضرور جھیلے مگر سربراہی کے لالچ میں فضول عیوب سر لینے کی غلطی بھی نہ ہو۔

(65 **محبت**: کے سائے تلے ہر طرح کے عیوب چھپ سکتے ہیں۔

(66 **اعتماد**: کی دولت انسان کو بہت کچھ دلا سکتی ہے۔

(67 **پاکیزہ**: عمل کا حامل ہی خاندان کی پاکیزگی کے مطالبہ کا حقدار ہوگا۔

(68 **داعی**: و مسیحا خلوص و محبت کا پیکر ہونا چاہیئے۔

(69 **شکر**: گزاری سے لاپرواہی کے ارتکاب کے بعد زوالِ نعمت پر واویلا فضول ہوگا۔

(70 **لفظ**: 'میں' سے گریز اس لئے بہتر ہے کہ اس سے خود بینی اور تکبر کی بو آتی ہے۔

(71 **دوسروں**: سے طلب محبت و خندہ پیشانی سے پیش آنے کی تمنا سے از خود اس پر عمل کرنا بہتر اور آسان ہوگا۔

(72 **غلطی**: سرزد ہونے کے بعد ندامت یا پھر رسوائی چھوڑ کر جاتی ہے۔

(73 **بلند**: و بانگ دعووں کی منزل انتہائی محدود ہوا کرتی ہے۔

(74 **عقلمندی**: کا تقاضا ہے کہ ہر جگہ الجھنے کے بجائے صرف اپنے ہم پلہ و با مقصد جگہ مقابلہ و مباحثہ کیا جائے۔

(75 **بگڑے**: ہوئے ماحول میں دلائل کا وزن انتہائی کم تصور کیا جاتا ہے۔

(76 **تعصب**: سے پاک تصنیف ہی تادیر زمانہ کارآمد رہتی ہے۔

(77 **اپنے**: بڑوں کی ناقدری کرنے والے غیروں کی قدردانی پر مجبور ہو سکتے ہیں

(78 **کمتر**: صلاحیتوں کے حامل فرد کی بیوی ہی منظر عام پر آسکتی ہے۔

(79 **دوستی**: کے لبادہ میں ملبوس 'دشمن' کھلے حریف سے کہیں گنا زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

(80 **جان**: و مال کے مقابلے میں عزت و ناموس کا دشمن زیادہ قابل نفرت اور ان سے نمٹنے کا طریقہ بھی یکسر الگ ہوتا ہے۔

(81 **باصلاحیت**: انسانوں کی نوجوان نسل اپنے بڑوں کے نام پر پنپتی ہیں۔

(82 **اختلاف**: کی ابتداء دل سے حقیقی محبت و احترام نکل جانے کا نام ہے زبان درازی اور مزید بدتمیزی تو پھر بدبختی کے زمرے میں آجاتی ہے۔

(83 **انسان**: میں فتح یابی و کامرانی کی علامات بچپن سے ہی رونما ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

(84 **سیاست**: کے داؤ پیچ انسان کو اپنے حریف کو ویلکم کہنے پر آمادہ کر سکتے ہیں جسے حکمت و مجبوری کا نام دیا جاتا ہے۔

(85 **درازی**: عمر اور صحت کے دعا گو افراد میں ہر فرد کا قرض خواہ بھی برابر کا شریک رہتا ہے۔

(86 **جب**: سچ بولنے کا موقعہ میسر نہ ہو تو جھوٹ سے ضمیر کو پراگندہ کرنے سے خاموشی کو ترجیح دی جائے۔

(87 **مشورہ**: طلب کرنے کا مقصد دانائی کا اقرار تصور کیا جاتا ہے لہٰذا دیانت کے ساتھ اس پر اترنا چاہیئے۔

(88 **غلطی**: کرنے کے علاوہ اس پر ڈٹے رہنا زیادہ نقصان سے سامنا کرا سکتا ہے۔

(89 **سلطنت**: اور خاندان کو پُر امن چلانے کی خاطر شدت اختلاف کو نظر انداز

کیا جاتا ہے۔

(90 **مزاج**: موافق 'زن' کو حدود اللہ کے اندر خوشحال رکھنے کا موقع نیک بخت انسانوں کو میسر آسکتا ہے۔

(91 **کفایت**: شعاری کو کنجوسی اور نہ ہی کنجوسی کو قناعت پسندی کا نام دیا جاسکتا ہے۔

(92 **کاش**: دکھ دینے والے کوسہنے والے کے برابر دکھ کا احساس ہو پاتا۔

(93 **عداوتیں**: اور دشمنیاں مول لینے سے بچو جس کی کثرت سے نقصان پہنچانے والے کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔

(94 **حریف**: اور اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں استعمال کئے جانے والے محافظ کے مضمرات سے بچنے کی بھی بہتر حکمت عملی ہونی چاہئے۔

(95 **اپنے**: دوستوں کا آپس میں اس قدر گہرا تعارف کرانا کہ خود ان کے آگے محتاج تعارف بنو حکمت کے خلاف ہے۔

(96 **کلام**: میں تلخی ضروری بھی ہو تو اس کی مقدار آٹے میں نمک کی مقدار سے قطعاً متجاوز نہ ہو۔

(97 **جس**: ہنر مندی سے دلی لگاؤ ہو وہی کام جلد کامیابی کا ضامن بن سکتا ہے۔

(98 **دل**: شکنی کا حامل معاشرہ میں نفرت کی علامت بن سکتا ہے۔

(99 **صلاحیت**: عطاء ہے اسے کسی سے چھیننے کی حسرت کبھی پوری نہ ہوگی۔

(100 **حقیقت**: پسند قارئین مزاج مخالف کتاب سے بھی مفید مقاصد اخذ کر سکتے ہیں۔

101) **سنجیدہ**: افراد کو 'ملامت' اور 'لفظ مت کرو' سے بہت کم سامنا کرنا پڑتا ہے۔

102) **واضح**: عیاری کو چھپانے کی کوشش خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔

103) **اپنی**: ذاتی صلاحیتوں کے ڈھنڈورچی سے کسی خیر کی توقع فضول سمجھو۔

104) **جس**: کی تعظیم فقط انکے شر سے بچنے کی خاطر ہو وہ دارین میں جہنم کا مستحق ہوسکتا ہے۔

105) **سیاست**: جب فقط مفادات و منافقت کے گرد گھومنے لگے اس سے بچے رہنے میں عافیت جانو۔

106) **دھوکہ**: بازی سے متنفر و باز رہنے والوں کو ہی وقار کی بلندی نصیب ہوسکتی ہے۔

107) **ایسا**: کردار جس سے پیروکاروں کو شرمسار ہونا پڑے سے اللہ کی پناہ۔

108) **فرمانبرداری**: اور سرکشی انسان کو نفع و نقصان کے حساب لگانے سے بے پرواہ کردیتی ہے۔

109) **دل**: جیتنے کی تمام کاوشوں میں 'حسن اخلاق' کا استعمال بطور یقینی نسخہ تصور کیا جائے

110) **ذاتی**: مفادات کی خاطر پاکیزہ مذہب کو نظرانداز کرنے والے بہت جلد رسوا ہوسکتے ہیں۔

111) **فقط**: نمود کی خاطر نیکیاں کرتے پھرنا غارت تصور ہوں گی۔

112) **ایسی**: موت سے پناہ کی طلب ہو کہ نہ یہاں سے اعزاز ملے اور نہ وہاں استقبال ہو۔

113) **ایسی**: گفتگو جس سے بارہا ہتک کا سامنا کرنا پڑے چھوڑ دینی چاہئے۔

114) **دانش**: کے حامل اپنے کئے گئے خدمات پر قطعاً شیخی خوری نہیں کرتے۔

115) **فهمیده**: ومفکر شخص گھر بیٹھے بھی بہت سے کارہائے زندگی پر عبور حاصل کرسکتا ہے۔

116) **دانشور**: احمقوں اور احمق داناؤں کی محفل میں حیرت زدہ رہ سکتا ہے۔

117) **بے جا**: اور بے مقصد ہنستے رہنے کا نام خوش اخلاقی نہیں عقل میں فتور کا اشارہ ہے

118) **ایک**: طرف مصالحت کو دوسری جانب عداوت کا ذریعہ نہ بننے دیں۔

119) **مقصد**: تک رسائی انسان کوکئی پہلوؤں پر سوچنے پر آمادہ کرسکتی ہے۔

120) **اپنی**: کوڑی کے مفاد کے خاطر دوسروں کے نقصان پر آمادگی بددیانتی اور نالائقی ہے۔

121) **لوگوں**: کے خیالات کو دیکھ کر چلنے کو نہیں بلکہ اُنکے اذہان بدل کرلے چلنے کو انقلاب قرار دیا جاسکتا ہے۔

122) **دنیا**: کے نظام کو چلانے کیلئے ہی شاید شاہ وگدا کا تقرر ہوا ہے۔

123) **انسان**: ظاہری خوشحالی کے نسبت ذہنی آزادی کو خودمختاری تصور کرتا ہے۔

124) **وقت**: کا قدردان غیروں کے عیوب ڈھونڈنے پر اسے قطعاً ضائع کرنا گوارا نہیں کرسکتا۔

125) **بچے**: بھی عجیب ہیں کہ ان سے اپنے والدین کا کوئی عیب چھپتا نہیں۔

126) **بچوں**: کے دل ودماغ شفاف پیپر کی مانند ہر اچھے برے کو فوری نقش کرسکتے ہیں

127) **دوسروں**: کی غلطیاں معاف کرنے والوں کی غلطیوں سے درگزر ہوسکتا ہے

128) **اپنے**: حساب سے بے بہرہ فرد ہی دوسروں کو ایذا پہنچانے کا ارتکاب کرسکتا ہے

129) **اپنے**: ہم پلہ سے خندہ پیشانی سے پیش آنے میں سبقت لو۔

130) **مھذب**: ومتحد معاشروں کے چوپاؤں کی زندگی بھی منتشر قوموں کے انسانوں کی زندگی سے قیمتی اور زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔

131) **شیریں**: گفتاری کیلئے موقعہ کی تلاش میں مشقت بھی اٹھانی پڑے سودا سستا سمجھو۔

132) **والدین**: کونظرانداز کرنا بدنصیبی کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

133) **نکاح**: سے قبل آنے والی منکوحہ کوضرورت کے تحت دیکھنا منع نہیں بلکہ مستقبل کیلئے باعث خیرومسرت ہوسکتا ہے۔

134) **دشواری**: سے موصول ہونے والے اعتماد کوضائع نہ ہونے دیں۔

135) **سیاسی**: فوائد بھی ماحول پلٹ جانے سے 'جُوّا' کی طرح یکلخت آ اور جاسکتے ہیں۔

136) **نکاح**: میں تاخیر کے بعد فرمانبردار بیٹی کا اپنی عفت کی حفاظت سے والدین کی غلطی بھی ڈھک جاتی ہے۔

137) **حق**: شناس شوہر کی غیبت فرمانبردار بیوی کی زبان پر کبھی نہیں جچتی۔

138) **حسد**: کینہ، تلخی، جھوٹ اور دیگر اخلاقی برائیاں ہر مذہب میں قابل نفرت ہیں

139) **تصویر**: کے لئے کشادہ چہرہ بنانے سے زیادہ حُسن اخلاق کے لئے رویہ کی درستگی کوضروری سمجھا جائے۔

140) **عریانی**: فحاشی وعیاشی بہ الفاظ دیگر از خود اور خاندان کیلئے بربادی کا پیش خیمہ ہوں گی۔

141) **کردار**: وگفتار میں تضاد کوزیادہ دیر تک چھپایا نہیں جاسکتا ہے۔

142) **ضرورت**: سے زائد کھلے بندوں آزادی اور یکلخت بے جا پابندی دونوں عورت ذات کے ساتھ ظلم وزیادتی قرار پائیگی۔

143) **خوبصورتی**: عمدہ ملبوسات اور خوب سیرتی جھوٹی تعریفات کی محتاج نہیں

144) **غلط**: مقاصد کو کشادہ الفاظ کا لبادہ اڑھانے کا مقصد عمر رسیدہ خاتون کو زیبائش سے آراستہ کرنے کے مترادف ہوگا۔

145) **بے وقوفوں**: کی اکثریت میں وقتی طور پر دانا بظاہر اہمیت کھوسکتا ہے۔

146) **شک**: تجسس پر آمادگی کا ذریعہ جبکہ غلط تجسس گناہ کا حصہ قرار پائیگا۔

147) **توکل**: کے ساتھ بزنس میں یکلخت کمی واضافہ جبکہ احتیاط کے ساتھ آگے بڑھنے میں برکت ہوتی ہے۔

148) **بچوں**: کو غلطی پر کم جبکہ جھوٹ کے ذریعہ اطمینان دلانے کی کوشش پر زیادہ مار پڑسکتی ہے۔

149) **محبوب**: کی ہر ادا پر مرمٹنے اور ان کے ہر نقش کو دل پر چسپاں کرنے میں سکون ومسرت محسوس کی جاتی ہے۔

150) **فحش**: انداز بیان جہالت کی آبیاری ہے جسے سنجیدہ فاضل اور مصنف قطعاً اختیار نہیں کرسکتا۔

151) **منفی**: فوائد کی خاطر غلط اقدامات پر خوشی سے گامزن رہنا صد افسوسناک ہوگا۔

152) **بد گوئی**: تمام تر خدمات کے باوجود انسان کو کسی کا دل موہ لینے سے محروم بناسکتی ہے۔

153) **اُمید**: ہی جینے کا دوسرا نام ہے اگر انسان کی تمام حاجتیں یکمشت پوری ہوں

23

تو شاید وہ دنیا میں باقی رہنا پسند نہ کریگا۔

154) **طلب**: اور توجہ ہی کسی کلام کو دل میں بہتر مقام دلاتی ہے۔

155) **تربیت**: کے بغیر تعلیم کے رجحان سے دنیا کا سکون غارت ہوسکتا ہے۔

156) **شکر**: گزاری ہی بندہ کو بہتر نعمتوں کا حقدار ٹھہراتی ہے۔

157) **طعنہ**: برے عمل کا حصہ ہے چاہے اسے کتنے ہی ملائم و میٹھے الفاظ میں کیوں نہ داغا جائے۔

158) **اخلاق**: حسنہ و احترام آدمیت و بدنظری اور غیر فطری اختلاط دو متضاد افعال ہیں جسے ایک زمرہ میں قطعاً نہیں لیا جاسکتا۔

159) **احسانات**: وخدمات سے تعمیر کردہ عمارت کو بدگوئی و تلخ کلامی کی تیز و تند لہروں سے ایک دم منہدم کیا جاسکتا ہے۔

160) **شاعر**: ام الکلام ہونے کے باوجود اپنے کلام میں دل جلا عاشق کے احساسات اجاگر کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔

161) **طلاق**: دینا غیرت، عزت، جوانمردی، قوت برداشت، خوش خلقی اور شرافت کے خلاف ہونے کے علاوہ خزانہ خیر سے محرومی کا اظہار ہوتا ہے۔

162) **رھبر**: اگر اخلاق حسنہ سے پیش آنے کا عادی و داعی ہو تو ماتحتوں کو تلخ کلامی کا استعمال زیب نہیں دیتا۔

163) **بد**: خو حریف کی بدکلامی سے بچتے رہنے کیلئے بردبار خاموشی ہی بہتر حکمت کا کارآمد نسخہ قرار پاتا ہے۔

164) **انسان**: وہی کارآمد ہے جنکی ضرورت محسوس کی جائے بصورت دیگر بے حسی

بہت جلد کسی کو پس منظر میں دھکیل دیتی ہے۔

165) **دوسروں**: کے داؤ پیچ سیکھنے کے چکر میں اپنی خداداد صلاحیت سے ہاتھ دھونا نہ پڑ جائے۔

166) **مشن**: کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بےحس انسانوں کے غول نہیں چند متوجہ افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔

167) **زندگی**: بھر ایک ساتھ رہنے کے باوٴجود مزاج شناسی سے محرومی کو حماقت کی سند تصور کیا جائے۔

168) **بااثر**: افراد کی زیادہ اور خاص کر فضول گفتگو سے گریز کی ضرورت ہوگی۔

169) **زینت**: وزیبائش مہذب معاشرہ میں مردوں کیلئے معیوب جانا جاتا ہے۔

170) **خوب**: رو چہرہ اور نفیس انسانوں کے ساتھ بدخُلقی کا استعمال زیادہ بدنما تصور کیا جاسکتا ہے۔

171) **ناانصافی**: کے خلاف جاری جنگ کے نتائج کا عُجلت سے طلب غلطی قرار پائیگا

172) **ھر**: کسی سے طلب انصاف کے پریشان کن عمل سے اس پر از خود عمل پیرا ہونا بہتر و آسان ہوگا۔

173) **اعلی**: مذہب سے غداری کے عوض ذاتی مفادات کے لئے خفیہ ساز باز کرنے والوں کے چہرے نہیں تو انکے رونقیں ضرور مسخ ہوسکتی ہیں۔

174) **اچھی**: کتاب پھلوں سے لبریز باغ کی مانند ہوتی ہے جہاں مطالعہ کے خواہش مندوں کو خوب سیر ہونے کا موقعہ میسر آتا ہے۔

175) **مغموم**: و پریشان دل والے کی زبان و چہرہ خوشیاں بکھیرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

176) **دنیا**: میں گزری ہوئی زندگی کے اُخروی نتائج حالت نزع میں جھلکنے لگتے ہیں۔

177) **لوگوں**: سے ہمدردی ومحبت سے پیش آنا اپنی انسانی شرافت کواجاگر کرنا ہوتا ہے۔

178) **نقاد**: حریف کی نشاندہی سے ذاتی عیوب وکمزوریوں پر دھیان انسان کیلئے بلندی کا سفر قرار پاسکتا ہے۔

179) **دوست**: کودشمن اوردشمن کودوست میں بدلنے والوں کی عقل کا موازنہ ناممکن ہوسکتا ہے۔

180) **خاندان**: کوتباہی کے بھینٹ چڑھانے کیلئے گھر میں فقط ایک بدخُلق و بدبخت کا ہونا بھی کافی ہوسکتا ہے۔

181) **کامرانی**: کیلئے محض سر جوڑ کر بیٹھنا کافی نہیں بہتر نتائج بھی برآمد ہونے چاہئے

182) **ناهموار**: حالات کوبہتر نتائج تک لیجانے کوصلاحیتوں کی عطا کا نام دیا جاتا ہے

183) **غیبت**: اورلوگوں کی ہتک آمیزی پر استوارتعلقات استقلال وبہتری نہیں پاسکتے۔

184) **اچھے** :اورخوشنما الفاظ کامحض استعمال ریا کاری جبکہ عملی طور پر اسکی تہہ تک پہنچنے کی کوشش حُسن کارکردگی ہوگی۔

185) **امانتداری**: اُخروی ہی نہیں دنیاوی فوائد سے بھی لبریز ہوتی ہے۔

186) **جان نثارانہ**: تعلق میں بےوفائی کا داغ سینہ میں خنجر گھونپنے سے زیادہ شاک گزرتا ہے۔

26

187) **نرم**: مزاجی واپنی شرافت کسی طالع آزما کوآبرو پرحملہ آوری کی جسارت تک نہ بڑھنے دیں۔

188) **مفاد**: پرستی کی سیاست کی ابتداءغریب کے دم بھرنے اورانتہا انکے خون چوسنے پر منتج ہوتی ہے۔

189) **اپنے**: والدین اور بڑوں کا احترام کرنے والوں کوہی بڑے ہوکر احترام نصیب ہوتا ہے۔

190) **ناراضگی**: سے ٹوٹ جانے والے دل کو جوڑنے کیلئے خلوص کے دو بوند آنسوؤں سے بڑھ کرکوئی نسخہ کارآمد نہیں۔

191) **محسنوں**: کا دل رکھنا انسان کیلئے خوش نصیبی کا عمدہ پیغام ہے۔

192) **دشمن**: کو پاکیزہ عمل جبکہ دوست کوآپ کے غلط کردار کا اعتراف ناگوار گزریگا۔

193) **دنیا**: میں آئے روز شرافت کے مقابلہ میں دولت کا مقام بڑھتا ہوا نظرآتا ہے انتہا کی خیر ہو۔

194) **والدین**: کے آگے عزت نفس کا مسئلہ اٹھانا ہی حماقت ہوسکتی ہے۔

195) **قدردان**: لوگ ہی مقبولیت واحسانات کے مستحق بن جاتے ہیں۔

196) **متضاد**: مقاصد کولیکر چلنے والے پر منافقت کا شبہ ہوسکتا ہے۔

197) **دولت**: کی ذخیرہ اندوزی اورعیاشی کا آپس میں نباہ ممکن نہیں۔

198) **بردباری**: وبرداشت سے ازحد پیچیدہ مسائل کا حل ممکن بن سکتا ہے۔

199) **وابستگی**: برقراررکھنے کے لئے دلوں کوشفاف رکھنا لازم ہوتا ہے۔

200) **حسد**: کی بیماری میں مبتلا لوگ دوستوں کی ترقی سے بھی جل سکتے ہیں۔

27

201) **دھونس**: کے مقابلے میں زبان محبت کا استعمال لامحدود فوائد کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

202) **وقار**: کی معمولی کمزوری بھی انسانی عیوب کو اجاگر کر سکتی ہے۔

203) **غربت**: کو معیوب اور غریب کے بچوں کو طنز و تمسخر کا نشانہ بنا دینا دولت مندی کا کمینہ پن ہوگا۔

204) **عیب**: جوئی اور انسانوں کا تمسخر اڑانا اس بے وفا دنیا میں شاید کسی کو راس نہ آئے۔

205) **ایزار سانی**: کا عمل انسانیت کے منہ پر طمانچہ ہونے کے علاوہ حامل کے لئے بدبختی کی آبیاری بھی ہے۔

206) **مخلص**: دوستوں سے شکوہ کم اور بدگمانی کی قطعاً گنجائش باقی نہ ہو۔

207) **اعتراف**: حقیقت سچائی کا ضامن اور درگزر میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

208) **باھمت** : لوگ دوسروں پر معاشی تکیہ کے بجائے اوروں کی مدد و تعاون کو ترجیح دیتے ہیں۔

209) **جو خاندان**: اپنے مدبر لوگوں کی قدر دانی نہیں کرتا غیروں کے اشاروں پر پارہ پارہ ہوجاتا ہے۔

210) **دانشمند**: و بے وقوف کا آپس میں موازنہ ہی نہیں تو ایک دوسرے سے گلہ شکوہ کا کیا سوال۔

211) **یہ**: ضروری نہیں کہ تعلیم یافتہ فرد سلیقہ مند اور سمجھدار بھی ہو۔

212) **ذاتی**: صلاحیت کے علاوہ تعلیم، پروقار خاندان اور بہتر وسائل انسان کیلئے آگے بڑھنے کا ذریعے بن سکتے ہیں۔

213) **مفاد عامہ**: کے اداروں کو ذاتی مفادات کا ذریعہ بنالینا سنگین بددیانتی ہے۔

214) **اپنی**: دانائی کا چرچا و تشہیر بذات خود نادانی کی دلیل ہے۔

215) **عیاری**: کمینہ پرور دشمن کے چالوں میں سے ایک ہے۔

216) **معاملہ**: فہمی کا تقاضا ہے کہ اپنے حریفوں کی رائے کو بھی توجہ دی جائے۔

217) **باوقار**: حجاب کی بدولت عیار دوستوں کے ارمانوں پر بھی پانی پھیرا جاسکتا ہے۔

218) **حدود اللہ**: کو پامال کر دینے والا تعلق قابل گرفت تصور ہوسکتا ہے۔

219) **معاشرہ**: میں مروج ہونے کا بہانہ بے پردگی و عُریانی کو فساد کی جڑ ہونے سے نہ بچا پائیگا۔

220) **شرفا**: کے نزدیک اپنے ماتحتوں کو صحیح رخ پر رکھنے کے لئے اشاروں کی زبان پر اکتفا کرنا کافی تصور کیا جاتا ہے۔

221) **لطیف**: وشائستہ طرز حیات عظیم رحمت جبکہ تلخی پر مبنی بے ہودہ ماحول کے تحت گزران پراگندگی ہے۔

222) **عورت**: ومرد کے درمیان مخلوط زندگی گزارنے کا حق فقط زوجین کو ہوسکتا ہے۔

223) **باکردار**: انسانوں کو بدگمانی جنم لینے والے افعال سے بھی گریز کرنا چاہئے۔

224) **بے آبرو**: معاشرہ میں غریب کی بات اپنی اولاد اور اہل خانہ کی سمجھ میں آنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔

225) **زبان**: تو درحقیقت نیک وبد کے اظہار خیال کا ذریعہ ہوتا ہے۔

226) **کمزور**: حریف کا ذکر کر کے اپنی محفلوں میں اہمیت نہ دلائی جائے۔

29

227) **ووٹ**: کی ابتدا نوٹ کو کمزور کرنے کی خاطر ایجاد ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے انتہا کا حال ابتدا سے بدتر ہونے کی جانب گامزن نظر آتا ہے۔

228) **عدل**: وقانون کی بے احترامی اسے سلب کرسکتی ہے۔

229) **قرب الٰھی**: مقصود ہو تو مخلوق سے بھی اپنا معاملہ درست کرلیا جائے۔

230) **ھرکسی**: کے متعلقین اُنکی شرافت و بدخُلقی کی کسوٹی ہوسکتے ہیں۔

231) **خلوص**: نیت اور پاکیزہ کردار ہو تو مظلوم عورت کی مدد اجرِ عظیم کا مستحق بنا سکتا ہے۔

232) **اپنے**: محسنوں کے آگے ڈٹ جانے کا نام مستقل مزاجی نہیں ہٹ دھرمی کہلائیگی

233) **رعب**: داب کے مقابلہ میں محبت کا نسخہ زیادہ کارآمد ہوسکتا ہے۔

234) **بھت**: سارے لوگوں کا مقابلہ مستقل مزاجی، ہمت اور صبر آزما خاموشی سے کیا جاسکتا ہے۔

235) **پرتشدد**: زندگی عذاب اور پرسکون ماحول نعمت الٰہی ہے۔

236) **ناخوشگواری**: کی آبیاری نہ ہو کہ یہ بڑی بدنصیبی کی صورت میں ابھر سکتی ہے۔

237) **شکر**: گزاری کسی موقع کے انتظار کئے بغیر ہر دم دل ودماغ پر چھائی رہنی چاہیئے

238) **قائد**: کو اپنے ماتحت کارکنوں کے بڑھتے ہوئے ذاتی مشاغل اچھے نہیں لگتے۔

239) **تلخ**: کلامی اور تند مزاجی کے بغیر انسان کی زندگی نہایت پرسکون بن جاتی ہے

240) **تمام**: لوگوں سے ثنا کی دل بے رونق اور بالآخر مردہ پڑ جاتا ہے۔

241) **دانائی**: کے ذریعے عقلاء سمیت موقع محل کے اعتبار سے جہلاء کو بھی خاموش کرایا جاسکتا ہے۔

30

242) **متکبر**: اور پاگل فرد کو جاننے کے لئے اُنکے گفتار کا انتظار کئے بغیر انکی چال اور رفتار کافی ہوتی ہے۔

243) **مخلص**: دوست تو اعزاز و شہرت جبکہ کمینہ دشمن آپ کی رسوائی اور ذلت سے خوش ہوگا۔

244) **مہذب**: معاشرہ میں عمر کے علاوہ آپس میں احترام و شفقت کے ذریعہ بھی بھائیوں کو پہچانا جاسکتا ہے۔

245) **بڑوں**: کا حکم جبکہ کسی بھی کام کے لئے محسنوں کا اشارہ کافی سمجھا جاتا ہے۔

246) **کاروبار**: کو یکسر بدلنے کی مثال چلتی ٹرین کو ایک سے دوسری پٹری پر بغیر جنکشن کے منتقل کرنے کے مترادف ہوگا۔

247) **محبت**: پرخلوص ہو تو اس کا اظہار زبان سے بھی ہو جائے بہتر رہیگا۔

248) **گھر**: سے باہر جس کا کوئی کارنامہ نہ ہو وہ گھر کے اندر شیر بننے کی کمی پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

249) **انسان**: تمام دنیا کا چکر لگانے کے باوجود اپنے وطن کی مٹی نہیں بھول پاتا۔

250) **نا سمجھ**: لوگوں کو پہچاننا بھی سمجھداری کی ثبوت ہوتی ہے۔

251) **زیر معاش**: لوگوں سے دل برداشتگی نہ ہو کہ یہ ان کے حق میں دل آزاری بھی بن سکتی ہے۔

252) **نگران**: اعلیٰ اپنے ماتحتوں پر اصلاح کے ارادہ سے پتنگ کی ڈور کی طرح نظر جمائے رکھتا ہے۔

253) **کسی**: کو بلاتحقیق مجرم کہنے سے فقط الزام تراشیوں کا سلسلہ بڑھے گا۔

254) **لالچ**: سے پاک حق گوئی ہر قسم کی رکاوٹ پھلانگ کر منظر عام پر رونما ہوسکتی ہے۔

255) **وسیع**: القلب رفیق کی دعا مانگو کہ نازک مزاج دوست کو ساتھ لیکر چلنا دشواریوں کا بار گراں ہوتا ہے۔

256) **کام**: سے لگن بھی ہو اور کامرانی کو شہرت کے بھینٹ چڑھنے بھی نہ پائے۔

257) **مشن**: کی کامیابی اور محسنوں کی رضامندی میں سے ایک کا انتخاب لازم ہوجائے تو رضامندی کو ترجیح دی جائے۔

258) **قول**: وفعل کے تضاد کو وضاحتوں سے نہیں عمل سے دور کیا جاسکتا ہے۔

259) **محض**: شبہ کی بنا پر کسی کے خلاف اظہار خیال کی عجلت نہ کی جائے۔

260) **سمجھانے**: والے خود کو بھی سمجھنے سے بالاتر نہ جانے کہ غلطی کا کھاتہ بنام انسان ازلی چھپ چکا ہے۔

261) **ہر مشن**: پر جانے سے قبل اسکی کامیابی کیلیئے دی جانے والی قربانی کا بھی اندازہ ہونا چاہیئے۔

262) **اعلیٰ**: مقاصد کے حصول کی خاطر جانی، مالی، دوست احباب حتّٰی کے گھر سے پسپائی جیسی قربانیوں کا بھی سامنا ممکن ہوسکتا ہے۔

263) **عقلمند**: اور بے وقوفوں کے سوچنے کا فرق نفع ونقصان کے برآمد ہونے پر منتج ہوتا ہے۔

264) **محفل**: میں باتوں کے حساب لگانے کے بجائے ''حاصل'' دیکھا جانا چاہیئے

265) **ایثار**: کے حامل غیروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے جبکہ لالچی فرد اپنوں کو بھی بے آسرا کردیتا ہے۔

266) **طویل**: المیعاد سوچ رکھنے والا انسان گھر و خاندان کے سرپرست ہونے کا حقدار بنتا ہے۔

267) **دل**: کا بھید بہت کم لوگوں میں بانٹیں کہ اس کی حفاظت ہر کس و ناکس کے بس کا روگ نہیں۔

268) **زندگی**: میں زوجین کے درمیان پرخلوص محبت لازمی ہونا چاہیئے۔

269) **عورت**: انتظامی ڈیوٹی میں مرد کے مقابلے میں اکثر زیادہ احساس ذمہ داری کی حامل قرار پائی جاتی ہے۔

270) **کمزور**: اعتماد کی حامل انتظامیہ کا خدمت کے بجائے لوگوں کی خوشامد پر گزارہ ہوتا ہے۔

271) **مضبوط**: انتظامی کرسی سے تکبر و نمود کی بو جھلک سکتی ہے۔

272) **قابل**: احترام منصب کو کرپشن کے ذریعے حاصل کرنا لوگوں کے اعتماد میں خنجر گھونپنے کے مترادف ہے۔

273) **تخت**: و تاج اہلیت کے علاوہ قوت، دولت اور وراثت کے ذریعہ بھی مل سکتا ہے۔

274) **الفاظ**: نہیں اصل تاثیر انسانی لب و لہجہ اور انداز میں ہوتی ہے۔

275) **اصلاح**: مقصود ہو تو اپنی گفتار سے طنز کا خاتمہ ضروری سمجھا جائے۔

276) **اولاد**: کی اندھی محبت انکے عیوب کو یکسر ڈھک کر اس کے مستقبل کو تباہ کرسکتی ہے۔

277) **گھر**: میں مار پیٹ اور مملکت میں قوت کا بے دریغ استعمال کسی بھی مسئلہ کا صحیح حل نہیں۔

278) **محسن**: اور اپنے محبوب کے درمیان چپقلش والی مشکل کیفیت سے اللہ کی

پناہ مانگو۔

(279 **ذات** :کے مقابلہ میں اپنے جاں نثار کی تکلیف ومشکل سہنا زیادہ گراں گزر سکتا ہے

(280 **صحت**: منداور کماؤ والدین کے مقابلہ میں کمزور ولاچار والدین کی رضا مندی حاصل کرنا فرمانبرداری کا اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔

(281 **شفقت**:اعلیٰ انسانی صفت ہےلیکن یہ اصلاح کی حدتک محدود رہے۔

(282 **شفقت**:پاکیزہ ہوتو بدلے میں احترام کا ملنالازمی جانو۔

(283 **آنکھوں**: کی زبان بڑی دلچسپ ہوتی ہے،جس سے احسان مندی وقصورواری کااندازہ لگانا بڑا آسان ہوتا ہے۔

(284 **دانشور**:حضرات اپنے ماتحتوں کے ذریعہ بہت سے امورمحض اشارہ سے نمٹا دیتے ہیں۔

(285 **بھتر**:حافظہ اورحاضر جوابی کا ماہرمحفل پر ہمہ وقت حاوی رہ سکتا ہے۔

(286 **بے عمل** : کی زبان بندی ہی بہترعمل قرار پائیگا۔

(287 **وفا داری**:اپنے دوست کی ناموس پرآنے والی آنچ پرسب کچھ قربان کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

(288 **لوگوں**:سے عزت کا طلب گار ُدل ٗبے سکونی کا شکار ہوسکتا ہے۔

(289 **صلاحیت**:کسی حفاظت کی محتاج نہیں نہ ہی اس پرڈاکہ ڈالا جاسکتا ہے۔

(290 **ھرکوئی** :اپنے پیروکاروں سے ہرطرح کی فرمانبرداری کی توقع رکھتا ہے۔

(291 **بہی خواھی**:کا مقصد اپنے دوستوں کی خوشی وغمی میں سنجیدہ ورنجیدہ ہونے کا نام ہے۔

34

(292) **غیروں**: کے مقابلہ میں محسن کی جانب سے اصلاح کی دعوت زیادہ موثر ہوسکتی ہے۔

(293) **دل**: ودماغ آمادہ ہونے کے بعد ہی کوئی کسی کے خلاف زبان درازی کا ارتکاب کرسکتا ہے۔

(294) **صحبت**: کی کثرت انسانی رعب ودبدبہ میں کمی واقع کرسکتی ہے۔

(295) **انتقام**: کا جذبہ چھوڑ کر قدرت رکھنے کے باوجود درگزر انتہائے احسن عمل ہوتا ہے

(296) **آپس**: میں پرخلوص یکجہتی کا فقدان غیروں سے تعاون ڈھونڈنے پر مجبور کرسکتا ہے

(297) **گھریلو**: معاملات کو بہ حُسن وخوبی چلانے کے حامل سلطنت چلانے کے بھی قابل بن سکتے ہیں۔

(298) **بے جا**: اختلاف کا مقصد فقط احترام آدمیت کو تباہ کردینا ہوتا ہے۔

(299) **دخل**: درمعقولات اپنی وقعت کی بربادی اور سببِ ذلت بن سکتی ہے۔

(300) **حریف**: کا مقابلہ اختلافی چرچے کے بجائے تحمل سے زیادہ موثر ہوسکتا ہے۔

(301) **والدین**: کی محبت اولاد کے درمیان یکساں ہوتی ہے البتہ ادب واحترام کے صلہ میں بعض اضافی شفقتوں کا ملنا بھی ممکن ہے۔

(302) **روشن**: دل ودماغ کو فضول تفکرات سے پراگندہ نہ ہونے دیں۔

(303) **شائستگی**: وبدخلقی نسبتی نہیں بلکہ ملنے والی نصیبی چیزیں ہوا کرتی ہیں۔

(304) **نعمتوں**: کی تقسیم ظاہری لیاقت سے قطعاً وابستہ نہیں ہوا کرتی۔

(305) **تمام**: انسانوں کا یکساں گرم ونرم مزاج ہونے سے نظام حیات تہہ وبالا

35

ہوسکتا ہے

306) **جسمانی**: بیماریوں کی طرح ہر انسان کے لئے روحانی بیماریوں کی تشخیص و علاج کا انتظام بھی ضروری ہے۔

307) **انسان**: جدت وتبدل کا حریص ہے کوئی فرد اول سے آخر تک یکساں روش پر قائم نہیں رہ پاتا۔

308) **گھر**: باہر اور ہر ماحول میں یکساں اخلاق حسنہ وخندہ پیشانی سے پیش آنے والا انسان ہر دل عزیز بن جاتا ہے۔

309) **اپنے**: اخلاص سے مخاطب کو آگاہی دینے میں شیریں زبانی سے مدد لینا بھی ضروری جانو۔

310) **خود**: اعتمادی کی بدولت ہی تو دوسروں کا اعتماد حاصل کرنا ممکن ہوگا۔

311) **قیافه**: شناس کیلئے لوگوں کے تیور سے انکی عقل وشعور کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

312) **جب**: عورت اور مرد کی ناموس ایک جیسی ہی ہے تو معصیت کی ذلت ورسوائی میں یکسانیت کا تضاد کیوں ہو۔

313) **تعصب**: کے بغیر معاملہ کو پرکھنے سے حقیقت ضرور واضح ہوگی۔

314) **بے ضرورت**: نہ بولنے والا تنبیہ سے بچ جاتا ہے۔

315) **مخالف**: ماحول میں زندگی گزارنا کٹھن لمحات میں گنا جاتا ہے۔

316) **سفر**: سے لگاؤ ضرورتوں کے علاوہ طبعی میلان پر بھی منحصر ہوتا ہے۔

317) **زندگی**: ایک سفر ہے جس کے منازل عزم واعتماد کی بدولت طے کئے جاتے ہیں

318) **کسی**: کے توقعات پر اتر نا باہمت لوگوں کے نزدیک نعمت خداوندی تصور کیا جاتا ہے۔

319) **ماتحت**: پر برداشت سے زیادہ ذمہ داری کا وزن لادنا سنگدلی میں شامل ہوگا

320) **کام**: سے دلی لگاؤ اسکی مشقت کو کم کرسکتا ہے۔

321) **تربیت**: کے ذریعے اگر انسانی فطرت نہیں تو اس کے عملی رخ کو ضرور بدلا جاسکتا ہے۔

322) **جھوٹ**: اور مبالغہ آرائی انسانی وقار اور اعتماد کو بھسم کر دیتی ہیں۔

323) **اپنی**: بیوی سے جیت اور ہار کا حامل کسی معقول محفل میں بولنے کا حقدار ہی نہیں

324) **جائز**: دائرہ میں کسی کے صلہ رحمی کو شک کی نگاہ سے دیکھنا اپنے نکماپن کی دلیل فراہم کرنا ہے۔

325) **طنز**: اور تلخی یکساں نامقبول کلام کہلائیگا۔

326) **مکر**: وفریب کی آڑ میں دھوکہ میک اپ سے وقتی طور پر بدنما چہرے کو ڈھانپنے کے مترادف ہوسکتا ہے۔

327) **اسلاف**: کی تربیت سے استفادہ کرنا اچھا عمل ہے البتہ اپنی صلاحیت خداداد کی بات کچھ اور ہوتی ہے۔

328) **صلاحیت**: سے عاری فرد کیلئے خاندان کی صلاحیتوں کو تادیر باعث افتخار پیش کرنا ممکن نہیں ہوسکتا۔

329) **سکون**: و بے چینی میں جہاں ماحول وہاں اپنے مزاج کا بھی بہت کچھ عمل دخل ہوتا ہے۔

330) **اشتعال**: کے بل بوتے پر اصلاح کرنے کی سوچ غلط فہمی کا معاملہ ہو سکتا ہے

331) **تفکرات**: میں مستغرق شخص کے لئے مطالعہ اور کتاب کا لکھنا ناممکن ہو سکتا ہے

332) **نیک**: و بد کی تمیز فہم و فراست کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔

333) **ضرورت**: سے زیادہ خاموشی نفسیاتی بیماری یا پھر ذاتی برتری ظاہر کرنے کے زمرے میں آسکتی ہے۔

334) **کسی**: کی مدد بہرصورت عملِ نیک قرار پاتا ہے البتہ تنگ دستی اور سفر میں اسکی افادیت دوچند ہو جاتی ہے۔

335) **نھی**: عن المنکر میں کسی خاص طبقہ کو ہدف تنقید نہ ہونے دیں تو فیض عام ہوگی

336) **زمانہ**: ایک رقیق رفتاری سے تغیر و تبدل کے منازل طے کر رہا ہوتا ہے۔

337) **پردہ**: داری اور فیشن کا رسمی گراف ہمیشہ بڑھوتری و تنزلی کا حامل چلا آیا ہے

338) **غیر**: فطری تقلید کے بجائے اپنے پیش رؤں کی تباہ کن صورت حال کا بھی جائزہ لینا چاہئے۔

339) **موت**: برحق ہونے کے باوجود دل جلے معشوق کی موت بدترین صورت حال سے سامنا کرا سکتی ہے۔

340) **باوقار**: زینت خوبصورتی کا ضامن جبکہ حد سے متجاوز سنگار پنہ محض ایک تماشہ ہو سکتا ہے۔

341) **ذھین**: وفہمیدہ جوڑہ بے جواز مطالبات کے ذریعہ طلاق تک نوبت پہنچانے کی حماقت کبھی نہیں کرتا۔

342) **حقوق**: وانصاف کی تلاش کیلئے احتجاج کے تمام تر ذرائع استعمال کے باوجود خودکشی جیسی قباحت کی اجازت نہ ہوگی۔

343) **ازدواجی**: زندگی میں موت کی تمنا تک لیجانے والی قباحتوں سے پناہ مانگنے کی ضرورت ہوگی۔

344) **جابر**: انسان کے آگے بدحالی کا گریہ وزاری بےسود ثابت ہوتی ہے۔

345) **شباب**: کی شہوتیں کسی کو بےہودگی اور قباحتوں تک نہ لے جا پائے۔

346) **منصب**: کامیابی کو گھمنڈ کا شکار ہوئے بغیر باوقار انداز سے آگے بڑھنے پر کاربند رہنے کو عافیت جانو۔

347) **خود**: کے لئے ہر تکلیف قربِ الٰہی دوسروں کے لئے وہی تکلیف قہرِ خداوندی قرار دینا تقویٰ وشرافت کے خلاف قرار پائیگا۔

348) **بغیر**: تقویٰ محض کرتب سیکھنے کی نیت سے علمی مطالعہ انسان کو رہزن بنا سکتا ہے

349) **دلچسپ**: ہونے کے باوٗجود بھی دل آزار اور دل شکن گفتار شیطانی کلام قرار پاتا ہے۔

350) **طنز**: وتلخی سے بات کرنے کا دُھن پڑھنے کے حامل شائستہ گفتار سے عاری ہوجاتا ہے۔

351) **غیر**: جانبداری کا مقصد ذاتی برتری کی نہیں صلح کی نیت سے ہو تو افضل ہوگا۔

352) **تنازعات**: سے بچنا یا پھر باریک پہلو کو سمجھنا اور صلح کے وقت قوت فیصلہ کا مالک ہونا دانائی کہلائیگی۔

353) **جرات**: سے ایک معرکہ جیت جانا کئی حریفوں کو متاثر کرسکتا ہے۔

(354) **استقامت**: سے مقابلہ اور فیصلہ اپنے حق میں لینے کے بعد عجز و انکساری کا دامن تھام رکھنا چاہیئے۔

(355) **شک**: کی بنیاد پر تنقید کے ذریعہ اپنے حلیفوں کو حریفوں میں بدلنے کی غلطی نہ کی جائے۔

(356) **زوجین**: کے درمیان پیار و محبت کی ہر قید و بند توڑ کر فریفتہ حال ہونا عیب نہیں خوبی کہلائیگی۔

(357) **طلاق**: میں عُجلت یا پھر عورت کو اذیت میں مبتلا رکھنا مردانہ ذہنی پسماندگی کی سند ہوگی۔

(358) **غیر**: جذباتی مضبوط دلائل یا پھر خاموشی سے فضول بحث پر قابو پایا جاسکتا ہے

(359) **ہر معاشرے**: میں متاثر کن لوگوں کے اقوال آگے بڑھائے جاتے ہیں۔

(360) **لگی**: لپٹی پر قوت کے ضیاع کے بجائے شفاف انداز گفتگو کو ترجیح دی جائے

(361) **انسان**: کیلئے مخلص احباب کی خیر خواہی کی مثال درخت کو شاداب رکھنے والے قوی ریشوں کی مانند ہے۔

(362) **ہر انسان**: کو احسان مندی اور محسن کو حُسن شرافت کا پیکر ہونا چاہیئے۔

(363) **محض**: اطلاع کی افادیت اپنی جگہ مگر دعوت کے عمل میں اخلاص اور گفتار میں مٹھاس کھوٹ کھوٹ کر بھرا ہو تو انسان کو نیکی کی جانب مائل کر پائیگا۔

(364) **ہر ظاہری**: کامیابی کے پیچھے ہمیشہ مضبوط مخفی ریفارمر قوت کارفرما ہوتی ہے۔

365) **معاشی**: معاون کے ساتھ ضمیر کا سودا بے شک نہ ہو مگر احسان فراموشی بھی کھاتے برتن میں تھوکتے رہنے کے مترادف ہوتی ہے۔

366) **مایوسی**: و دل شکنی سے اجتناب کی بدولت انسان کو ذہنی و قلبی کشادگی عطا ہوتی ہے۔

367) **داغدار**: کردار کو اجلا دکھانے کی بے تحاشا محنت کے بجائے کردار بدلنے پر توجہ ہونی چاہئے۔

368) **انسان**: مستقل مزاجی کے ساتھ ایک روٹین پر بہت کم کار بند رہ سکتا ہے۔

369) **محرک**: کو مشن کی تکمیل کے لئے محنت کش اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی پیداوار پر بھی توجہ دینا لازمی ہے۔

370) **دنیا**: میں انسانوں کو تین حصوں اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ فکر کے تحت تقسیم کیا جا سکتا ہے

371) **بداخلاقی**: و بدچلنی میں سبقت کا مقابلہ بدذات لوگوں کے درمیان ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

372) **مصنف**: باطنی خیالات کے راز کی پرواہ کئے بغیر ہی تصنیفی مقاصد تک رسائی ممکن بنا سکتا ہے۔

373) **حکمت**: سے بات سمجھانے اور بضد رہ کر لازمی منوانے سے انسانی ذہانت و جہالت کا پتہ چلتا ہے۔

374) **بد خواہی**: کا عمل انسان کو اندر سے کوٹنے، جھلنے اور کھوڑنے کا مریض بنا ڈالتا ہے۔

375) **بے خبر**: لوگ قانون کے داؤ پیچ سے زیادہ مرعوب ہوتے ہیں۔

376) **بڑوں**: کی رہبری میں آگے بڑھنے والے ہی پرسکون کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

377) **ہر چیز**: دولت کی کسوٹی پر پرکھنے کا رجحان زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

378) **منحرف**: مزاج لوگ مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

379) **بات**: کی فصاحت اور برموقع بہتر مثال محفل کو سرور بخشنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

380) **خود**: کو بہتر ثابت کرنے کی فکر لاحق ہو تو خیالی تصور سے باہر نکل کر عملی کردار اپنانا ہوگا۔

381) **غیبت**: سے بے رغبتی رکھنے والے کو اسے سننا اور دوسروں کو اس پر اکسانے والے عمل سے بھی اجتناب کرنا چاہیئے۔

382) **مصنف**: کو تعصب بر مبنی نوک قلم چلانا زیب نہ دیگا۔

383) **سکون**: و اطمینان کی گفتگو وقار و شائستگی جبکہ بے چین طرز گفتار حواس باختگی کا اظہار ہوگا۔

384) **حاضر**: جوابی محفل کی رونق اور انسان کی شخصیت کو اجاگر کرتی ہے۔

385) **ہر**: فورم پر بات اپنی ذہانت کی ہی کار آمد ہوگی دوسروں کے دلائل کا سہارا اچانک بے دست و پا کر سکتا ہے۔

386) **جس**: محفل میں وقار کی لاج نہ رہے کنارہ کشی ہی عافیت جانو۔

42

(387) **بظاهر**: تو کھری بات لیکن درحقیقت کجی گفتار کڑوی ہوتی ہے۔

(388) **اپنی**: حیثیت سے بڑھ کر کسی پارٹی میں جگہ ڈھونڈنے کی طلب آدمی کو قدم بوسی پر آمادہ کر سکتا ہے۔

(389) **فطری**: زندگی پر لکھی گئی کتاب پر مصنف کیلئے بھی عمل آسان ہو سکتا ہے۔

(390) **فهم**: وفراست کا حامل ایک نقطہ کے پیش نظر بھی مکمل کتاب لکھ سکتا ہے۔

(391) **راست**: اقدام سے قبل اسکے مضر اثرات پر ضرور غور کیا جائے۔

(392) **آزمائے**: ہوؤں کے خلاف بلاتحقیق عجلت بازی میں فیصلہ کا ارتکاب نیت میں فتور کا شاخسانہ ہو سکتا ہے۔

(393) **بارها**: امتحانِ وفاداری میں کامیابی کے حامل کو تنگ آمد بہ جنگ آمد پر مجبور نہ کیا جائے۔

(394) **عارضی**: مفاد کی خاطر مستقل محسن ٹھکانوں کو مسمار کرنے کی غلطی قطعاً نہ ہو۔

(395) **مباح**: دلچسپیوں میں خیر کثیر کی تلاش فضول ہوگا۔

(396) **چاپلوس**: مزاج ماحول میں غیور افراد کیلئے استقامت دو چند گنا گراں ہو جاتی ہے۔

(397) **طویل**: لیکچر ہو یا مختصر حکایت بات دراصل سمجھنے کی ہوتی ہے۔

(398) **متحده**: اقوام کی ہر چیز اہمیت کی حامل ہوا کرتی ہے۔

(399) **اتحاد**: گھر کی محبت، قوم کی عظمت، ملک کے وقار، اقوام عالم کی یکجہتی اور بھرپور طاقت کی علامت قرار پاتا ہے۔

(400) **سوال**: کا جواب دراصل سوال در جوابِ سوال سے بہتر اور آسان بن سکتا ہے۔

43

(401) **جاری**: حالات پر ہر کوئی اپنی دانش کے مطابق تبصرہ کرلیتا ہے۔

(402) **ظاھری**: گفتار سے انسان کے باطنی حقائق کا جانچنا آسان ہوجاتا ہے۔

(403) **تحریک**: کی کامرانی کا تعلق محرک کے افکار سے وابستہ ہوتا ہے۔

(404) **ھر**: محاذ پر ٹکراؤ کی پالیسی قیادت کو پنپنے نہیں دیتی۔

(405) **ھر**: زمانہ کو مستقبل کیلئے نقوش مفیدہ چھوڑنے کا ذمہ دار ہونا چاہیئے۔

(406) **نہ**: الجھنے والا انسان بہت کم قصوروار ٹھہرتا ہے۔

(407) **عمدہ**: کردار کئے بغیر محض نفرتوں کے بل بوتے پر خود کو اعلیٰ ثابت کرنے کا تصور احساس کمتری کہلائیگا۔

(408) **مخلص**: لوگ بلا خوف وخطر اپنی صلاحیت وہنر کا مظاہرہ کرنے میں دیر نہیں کرتے۔

(409) **مفلس**: العقل ہی اپنے جذبات کے ذریعہ اپنے دشمنوں میں روز بروز اضافہ کرتا رہتا ہے۔

(410) **محافظ**: بظاہر تو حکمرانی کا سہارا ہوتے ہیں لیکن یہی محافظ کبھی کسی کیلئے موت کا بہانا بن جاتے ہیں۔

(411) **انسانیت**: سے نفرت یا الفت اپنی ذات پر بھی لاگو جانو۔

(412) **مصیبت**: زدہ پریشان حال انسانوں پر تہمت لگانا خود پر غضب کے دروازے کھولنے میں عجلت کے مترادف ہوگا۔

(413) **آواز**: کی بلندی اور چیخنے کے عادیوں کو دلیل پر یقین باقی نہیں رہتا۔

(414) **دیانت**: سے ہٹ کر محض اپنے پیٹ بھرنے کے صلہ میں دوسروں کی ضیافتوں

کے فضائل و تعریفیں بیان کرتے پھرنا اپنے وقار کھونے کے مترادف ہوگا۔

415) **عزت**: نفس معاشرے میں کامل ستون کا درجہ رکھتا ہے جسے معمولی مفاد کی خاطر داؤ پر لگانا انتہائی لاپرواہی ہوگی۔

416) **بری**: بات اور برائی صراحتاً ہو یا لگی لپٹی ہر صورت میں ناپسندیدہ ہے۔

417) **متقی**: انسان طمع اور سوال سے کوسوں دور رہتا ہے۔

418) **مضبوط**: دلائل کے ساتھ بات کرنے والا اکثر تکالیف سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

419) **تقلید**: بہت گراں فیصلہ ہوتا ہے جسے اختیار کرنے میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہونی چاہئے۔

420) **قائد**: پر مکمل اعتماد اور جان نثاری کا جذبہ تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرسکتا ہے۔

421) **زوجین**: کا داخلی و خارجی امور نمٹانے پر منشا کے مطابق تقسیم کار پر رضامندی ہی گویا خاندان کیلئے ہر سکون کا ضامن بنتی ہے۔

422) **موت**: پر آمادگی تک لیجانے والا احتجاج کسی کو نقصان و رسوائی کا پرواہ نہیں ہونے دیتا۔

423) **شہرت**: وقدر دانی صلاحیت کے علاوہ وراثت کے ذریعہ بھی مل سکتی ہے۔

424) **گزری**: باتوں کو بھول کر مستقبل کی کامیابیوں کیلئے سوچنے والا آگے بڑھتا ہے

425) **وقت**: تمام انسانوں کیلئے یکساں ہوتا ہے جسے بہت کم لوگ کامرانی سے استوار کردیتے ہیں۔

45

426) **اپنی**: تعریف سننے پر خوش ہو جانا اخلاقی پستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

427) **جو مشورہ**: تجویز کے طور پر کسی کو قبول نہ ہو تو سخت مطالبہ کی زحمت چھوڑ دی جائے۔

428) **متکبرین**: سے دور رہنے میں ہی عافیت جانو۔

429) **اذیت**: رساں انداز سے بچتے ہی رہنا شرافت ہے۔

430) **محنت**: کش رہبر ہی ماتحتوں کو اُمور نمٹانے کی بہتر ترغیب دے سکتا ہے۔

431) **دوسروں**: کی نیتوں کو ٹٹولنے کا فضول مشغلہ چھوڑ کر از خود خلوص سے کچھ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کو کامیابی جانو۔

432) **وقار**: بڑھانے کے اسباب کسی کی بے لوث خدمت میں پوشیدہ ہیں۔

433) **کسی**: کی سوچ کا اندازہ انکی تحریر و تقریر سے لگانا آسان ہو سکتا ہے۔

434) **احسان**: فراموشی کا لاحق مرض محسنوں کی قدردانی بھلا دیتا ہے۔

435) **نیک**: نیتی سے ناداروں کی مدد کرنے والوں کو کسی کے راز ٹٹولنے کی فرصت ہی نہیں ہو سکتی۔

436) **خندہ**: پیشانی کی طلب و تمنا اخلاقی دائرہ کے تحت ہونی چاہیئے۔

437) **دوسروں**: سے راز پاش نہ کرنے کی اُمید سے بہتر از خود بھید بتلانے پر کنٹرول کیا جائے۔

438) **بخل**: چھپانے کی کوشش ہر بخیل کا شیوہ ہوتا ہے۔

439) **بے مقصد**: گفتار سے خاموش رہنا بدرجہاں بہتر ہے۔

46

440) **نیکی**: کے بعد گھمنڈ کے بجائے ندامت کرنے والوں کو ہی آگے کام کرنے کے بہتر مواقع میسر آسکتے ہیں۔

441) **دوران**: تعاون کسی کی حالت زار کا راز معلوم ہو جانا عیب جوئی کے دائرہ میں نہیں آتا۔

442) **سینئر**: ساتھیوں کو اعتماد میں رکھتے ہوئے تحریک کو نئی افرادی قوت مہیا کرنے والا قائد امتحان میں پاس کہلائیگا۔

443) **روزانہ**: کار خیر کی ایک بات بھی جمع کی جائے تو بھی عنقریب پائیدار کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

444) **حافظہ**: قوی نہ ہو تو محض مطالعہ کے بل بوتے پر مضبوط وکالت ممکن نہیں۔

445) **علم**: وعمل کے پیکر عمومی لوگوں کے درمیان شہسوار کی مانند ہوتے ہیں۔

446) **خدمت**: اور خلق خدا کیلئے خیر کا مصمّم ارادہ انسان کو ناگہانی مشکلات سے بچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

447) **اچانک**: وحادثاتی تعلق کو آزمائے بغیر گہرائی میں لیجانا نئی مشکلات کا باعث بن سکتا ہے۔

448) **موت**: برحق ہونے کے باوجود مشکل امتحان میں اپنی زندگی گل کرنے کا دین متین میں کسی کو قطعاً اجازت نہیں۔

449) **اپنے**: معاملات اپنی مدد آپ نمٹانے کی صلاحیت کو نعمت خداداد جانو۔

450) **مدد**: وتعاون کی آڑ میں حدود اللہ پھلانگنا انتہائی بددیانتی ہوگی۔

47

451) **فساد**: اورلڑائی کے بل بوتے پرفتحیابی کا جشن فضول جانو کہ اس میں ہمہ وقت شکست کی الجھنیں اُمنڈ لاتی رہتی ہیں۔

452) **دنیا**: عظیم تجربہ گاہ ہے جہاں سے ہرکوئی اپنی عقل ونصیب کے حصے وصول کر رہے ہوتے ہیں۔

453) **اپنے**: دوستوں کے ہم خیال ساتھیوں کا بعض اوقات ناچاہتے بھی پاس رکھنا پڑتا ہے۔

454) **اخلاق**: حسنہ کا تقاضا ہے کہ مخاطب کو پرسکون انداز سے انکے مطلوبہ سوال کا جواب دیا جائے۔

455) **قائد**: اپنے گروہ میں اوصاف کے علاوہ صحت وصورت میں بھی ممتاز ہوتو سونے پرسہاگا ہوگا۔

456) **حسن**: پرستی کا جنوں کسی حد پرانسان کو تھمنے نہیں دیتا لہٰذا کسی ادنیٰ بشر کی غلامی کے بجائے اس علت بد سے چھٹکارا ہی بہتر جانو۔

457) **عمدہ**: تصنیف مصنف کی ذہانت، تجربات، فہم وفراست کا منہ بولتا ثبوت بنتی ہے

458) **محرک**: مورخ، دانشمند ودانا جب الجھ جائے تو معاشرہ مشکلات کا شکار ہوسکتا ہے۔

459) **ہرانسان**: اپنے حصہ کی ذمہ داریاں دیانتداری سے سرانجام دے تو دنیا پرسکون ترقی کا گہوارہ بن جائے۔

460) **دوسروں**: کے موت کی تمنا چھوڑ کر اپنی موت کے متمنیوں سے نجات کا دعا گو رہو

461) **اپنی**: ناموس کی قدر دانی کا تقاضا ہے کہ کسی کی عزت کو چھیڑا اور اُچھالا نہ جائے۔

462) **حسد**: سے جل کر خاکستر ہونے سے بہتر ہے اپنے حریف کو بہتر اخلاق حسنہ سے شکست فاش دو۔

463) **مستقل**: مزاجی کسی کو پرکھنے اور انسان کو چاپلوسی اور بے ضمیری سے بچانے میں مددگار بنتی ہے۔

464) **حکمرانی**: تک پہنچنے کیلئے موجود جذبات واحساسات حکمرانی ملنے کے بعد باقی نہیں رہتے۔

465) **درگذر**: کا پاس نہ رکھنے والا تکبر یا پھر عنقریب احساس کمتری کا شکار بن سکتا ہے

466) **برداشت**: اور بردباری عظمت کی علامت ہونے کے ساتھ حریف کو الجھن و پریشانی میں مبتلا بھی کرسکتی ہے۔

467) **انسان**: فقط زندگی گزارنے کے مقصد تک محدود نہ ہو بلکہ بعد از مرگ کیلئے بھی کچھ اچھے نقوش یادگاری چھوڑنے چاہئیں۔

468) **محض**: زبانی جمع خرچی کے تحت خود کو پارسا و قلندر ثابت کرنے والا مفلوک العقل ہوسکتا ہے۔

469) **مشاورت**: کے قواعد، محفل کی نزاکتوں اور مشورہ کے مقاصد پر پورا اترنے والا صائب رائے کہلاتا ہے۔

470) **حکمرانوں**: کو ملک میں رنج وغم کے شدید رونما ہونے والے واقعات پر محض رسمی لفاظی پر مبنی کلمات ادا کرنا زیب نہیں دیتا۔

471) **حقیقی**: موقف پر ڈٹ جانا عزت وتوقیر جبکہ زبان سے یکلخت پھرتے رہنا

49

ذلت ورسوائی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

472) **رسوائی**: کی پرواہ کئے بغیر تقلید گمراہی کے علاوہ اپنی عقل میں فتور کی علامت ہوگی۔

473) **جھاں**: معاملہ جان سے عزیز ہونے کا دعویٰ ہو وہاں قربانی کی کوئی حد مقرر نہیں ہوسکتی۔

474) **نیک**: مقاصد کے تحت یکجا ہونے کو اجتماعی عمل جبکہ سیاہ کرتوت کیلئے اکھٹا ہونے کو فسادی جھمگٹا کہلائیگا۔

475) **فصیح**: وبلیغ خطیب مختصر بات کو دلائل کی بدولت وسعت فراہم کرتا ہے۔

476) **مصنف**: یکسو ہوتو انمول مضامین بھول جانے سے قبل فوری قلم بند کریں۔

477) **شدید**: عذر کے بغیر لباس میں اپنی باوقار ثقافت سے روگردانی اور بغاوت کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

478) **اپنے**: حریف کی خوبیوں سے بھی استفادہ کرو کہ بہتر کی جستجو میں خوبی ہر جگہ سے اچک لینے کی چیز ہوتی ہے۔

479) **محرک**: کو ماحول کی شدید مخالفت جبکہ خادم کو اپنی نیت کی خرابی کے خدشات تمام عارضی فوائد سے قلاش کر دیتا ہے۔

480) **دوستوں**: کے دشمن اور اپنے دشمنوں کے دوست کی پہچان بڑی آسان ہوتی ہے

481) **نام**: بدل لینے سے کسی چیز کی حقیقت اور خیر وشر بدلی نہیں جاسکتی۔

482) **بداعتمادی**: خلفشار جبکہ اندھا اعتماد عزت نفس تلف کر دینے کا باعث بن سکتا ہے۔

50

(483 **مفاد**: پرست عناصر سے وفاداری کی آس لگانا بے معنی ہوگا۔

(484 **شیریں**: گفتار مقرر سے عقیدت بھی ہو تو بات کی تاثیر مزید قوی ہو جاتی ہے۔

(485 **اپنے**: حریف کی نیکی اور بھلا کا اعتراف انسان کے لئے بہترا خلاقی وژن کہلائیگا۔

(486 **انسان**: کو دنیا میں کسی نہ کسی شغل سے لازمی منسلک ہونا چاہیئے۔

(487 **خطاب**: میں پر کشش دلائل نہ ہو تو لا حاصل کوفت ہوگی۔

(488 **حریف**: فریقین کو اشتعال دلانے والا ثالث نہیں شیطان کا بھائی بند کہلائے گا۔

(489 **بات**: سے بات جوڑ دینے کی صلاحیت انسان کو خطیب و مصنف بنا سکتی ہے۔

(490 **سخت**: امتحان سے خدا کی پناہ جبکہ امتحان میں سرخروئی پر شکر خدا ہونا چاہیئے۔

(491 **مستقل**: خوشحالی عارضی پریشانی اسی طرح مستقل پریشانی عارضی خوشحالی کے تاثر کو زائل کر دیتی ہے۔

(492 **گذرتے**: ہوئے اٹل وقت کو اطمینان کا ماحول فراہم کرنا ہی کمال حکمت کہلائیگا۔

(493 **پرتشدد**: انداز اطمینان بخش ماحول کیلئے زہر قاتل ہوتا ہے۔

(494 **جان**: نثاروں کو تسلسل سے آزمائش میں مبتلا رکھنا تو قیر کے قتل کے مترادف ہوگا۔

(495 **عوامی**: خواہشات کے برخلاف قوت کے بل بوتے پر حکمرانی باعث نفرت بن سکتی ہے۔

(496 **غلطیوں**: سے اظہار نفرت کیلئے ظاہری اقرار اور باطنی ندامت اصل توبہ کو یقینی بنائے گا۔

497) **انسانی**: عظمت واقدار کو بڑھانے کیلئے بلاتفریق خدمت خلق بہترین نسخہ ہے

498) **زندگی**: کی اصل زینت تعلیم، تعلُّم اور عمل سے آراستہ ہونے میں پیوستہ ہے۔

499) **جبر**: کی سیاہی کو تادیر قائم رکھنا انسانی بس کا روگ نہیں۔

500) **بڑے**: معاملات میں متفکر لوگوں پر عجلت میں متکبر ہونے کا شبہ کئے جانے کا خدشہ ممکن ہے۔

501) **برائی**: کے بدلے نیکی کرنے والے لوگ کم صحیح مگر قابل رشک ہوا کرتے ہیں۔

502) **ظلم**: وعیاشی پر مبنی زندگی کو فخریہ تصور کر لینا چوری اور سینہ زوری کے مترادف ہے۔

503) **خوش**: نصیب ہے وہ انسان جسے جواہر انسانیت کا کچھ عملی حصہ میسر آئے۔

504) **مضبوط**: حریف کے غرور وتکبر کو بردبار خاموشی سے بوکھلاہٹ میں بدلا جاسکتا ہے۔

505) **طنز**: وطعنہ ظاہری جبکہ خود بینی کو باطنی تکبر کی علامات میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

506) **ظالم**: کے آگے گریہ وزاری انکے تکبر کو دوچند کرسکتی ہے۔

507) **مایوسی**: کے دلدل میں دھنس جانے والا لوگوں سے فقط اپنی ہی عزت افزائی کا متمنی بن جاتا ہے۔

508) **سوال**: کا سچا جواب اطمینان اور غلط بیانی مزید اشتعال کا باعث بن سکتی ہے

509) **فولاد**: دل کو بھی محبت سے لبریز ندامت سے نرم وملائم بنایا جاسکتا ہے۔

510) **مستقبل**: میں اپنے منتہائے نظر مقصود تک رسائی کیلئے لائحہ عمل طے کرنے کا نام نظریہ ہے۔

511) **اپنے**: متعلقین کی حرکات وسکنات سے انکے عزائم پر غالب گمان قائم کیا

جا سکتا ہے۔

(512) **معرکہ**: آرائی میں راز فاش ہونا دشمنوں کی قوت کو دو چند کر سکتا ہے۔

(513) **طرز**: گفتار ہی دراصل شخصیت کی عکاس ہوتی ہے۔

(514) **اعلیٰ**: منصب کے باوٴجود تنقید سے پاک غیر متنازع حیثیت عظمت کی علامت ہوگی۔

(515) **مثبت**: تنقید کو بلا جھنجلاہٹ برداشت کرنے کی صلاحیت تکمیل انسانیت کی جانب پیش رفت ہوگی۔

(516) **اقدار**: سے بڑھ کر ملنے والی اہمیت گمراہی کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

(517) **آئیڈیل**: کے آگے اپنی رائے مفقود تصور کی جاتی ہے۔

(518) **غیروں**: کی نسبت اپنوں خاص کر بڑوں کے آگے 'وعظ و نصیحت' کیلئے بدرجہ احسن حکمت درکار ہوگی۔

(519) **اذیت**: رساں بود و باش کے حامل کیلئے دوسروں پر قدغن لگانا زیب نہیں دیتا۔

(520) **دانش**: اور تجربات سے عاری حکمران کا مشیروں کی بے ساکھیوں پر گزر بسر ہوگا۔

(521) **حق گوئی**: کی طرح حق شنوائی کو بھی یکساں معطر گلدستہ تصور کیا جانا چاہیئے

(522) **چانس**: میں ملنے والی بادشاہی کو نہیں اپنی صلاحیتوں کی بدولت ملنے والی حکمرانی کو ہی اصل کمال جانا جائیگا۔

(523) **جهاں**: نیت میں فتور یا بظاہر گناہ کا اندیشہ ہو وہاں سماجی خدمات اور سیاست چھوڑ دینے میں عافیت ہوگی۔

(524) **مصنف**: کو نیک نیتی پر مبنی فقط فلاح کی خاطر دعوت کی حد تک معاملہ رکھ کر عملی نتیجہ قارئین کے سپرد کر دینا چاہیئے۔

(525) **نعمتوں**: کی عملی شکر گزاری یا پھر نعمت زوال کو یقینی جانا جائے۔

(526) **اپنے**: مخالفین کا سماجی معاملات میں خیال رکھنا اچھی حکمرانی کی علامت ہوتی ہے۔

(527) **نمود**: کی شوق کی خاطر نیکی کا عمل ناسور ہے۔

(528) **نیک**: نیتی پر مبنی تصنیف کے مطالعہ کی ہی مصنف کو اُمید رکھنی چاہیئے۔

(529) **خود**: بینی اور نمود کا روحانی مرض انسان کا حالت نزع تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔

(530) **ذاتی**: اغراض پر ضرب پڑنا ہی کسی کے ایثار واعتدال پسندی کا کڑا امتحان ہوتا ہے

(531) **هرتحریک**: انسان سے عزم، استقلال، بے باکی، وقت اور توانائی کا تقاضا کرتی ہے۔

(532) **صلاحیت**: انتشار کے عالم سے نکال کر منظّم یکسوئی کے ساتھ کامرانی کی نوید سناتی ہے۔

(533) **خواب**: کی حقیقت سے قطع نظر بظاہر اس سے نیند کے ذریعے انسانی ذہن پر غالب ومنقوش حقائق کو جانچنے اور عالم برزخ کی حقیقت کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے

(534) **اپنی**: اولاد کے مقابلہ میں دیگر بچوں سے دس فیصد شفقت ومحبت بھی انکی دلجوئی کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔

(535) **بچے**: بڑوں کو جن شرارتوں سے تنگ کرتے ہیں بڑے ہوکر خود بچوں کی انہیں حرکتوں سے اُکتا جاتے ہیں۔

54

536) **بغیر**: قوی ثبوت کے کسی کی آبرو پر الزام تراشی کرنا فحش دماغ کی نفسانی خوراک ہوسکتی ہے۔

537) **اصل**: خدمت معاونت جبکہ محض زبانی جمع خرچ کسی مجبور کیلئے مزید اذیت کا باعث ہوتی ہے۔

538) **آسان**: وسلیس الفاظ کا استعمال مصنف کی جانب سے قارئین کے ساتھ سہولت کا حصہ قرار پاتا ہے۔

539) **تکبر**: شان الٰہی میں شراکت کا ارتکاب ہے تو پھر کیوں نہ نا قابل معافی جرم قرار دیا جائے۔

540) **متکبر**: انسان اللہ اور مخلوق دونوں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔

541) **باثر**: افراد کے متاثر ہونے کا خدشہ کسی مسئلہ کی اہمیت کو دو چند کر سکتا ہے۔

542) **مذاکرہ**: مکالمہ اور فضول مباحثہ میں جاننے والوں کیلئے واضح فرق ہوتا ہے

543) **جذبات**: کی طغیانیوں میں مستغرق فرد کو یکلخت سمجھانا مزید شدید ردعمل کا باعث بن سکتا ہے۔

544) **بات**: بغور سننے، سمجھنے اور بہ آسانی سمجھانے والوں کی قیادت دیرپا ثابت ہوسکتی ہے۔

545) **دانستہ**: غلط مشورہ دینا حسد پرمبنی اور شدید بددیانتی ہے۔

546) **معاملات**: طے کرنے کیلئے معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی ذلت ورسوائی کے سوا کچھ نہ دیگا۔

547) **ازخود**: طلبِ قیادت انسان کے وقار اور قدرتی برکات کو تلف کر دیتی ہے۔

548) **اچانک**: رونما ہونے والے حالات پر بروقت اور فوری عوامی توقعات کے مطابق اظہار خیال کرنے والا ہی قابل قیادت ہوگا۔

549) **مضبوط**: قیادت مصلحت اور گھمنڈ کا شکار نہیں ہوتی۔

550) **سیاست**: میں باوقار اختلاف ہر تہذیب کا حصہ ہے البتہ کسی معاملہ پر مصالحت کے بعد روگردانی کرنا بدعہدی اور ضمیر فروشی کے زمرے میں آئیگا۔

551) **شدت**: پسند اور ہر بات سے اختلاف رکھنے والا مشاورت کے قابل نہیں ہوتا۔

552) **ہم خو**: انسان ایک دوسرے کے عیب وخوبی جانچنے میں ماہر ہو سکتے ہیں۔

553) **اپنے**: عمل سے بےخبر دوسروں کی اصلاح کی فکرمندی کا بوجھ لئے پھرنا جہل عارفانہ ہوسکتا ہے۔

554) **محفل**: میں ناپسندیدہ فرد کی تعریف انکی خفت کی نیت سے چھیڑنا غیبت کی عیارانہ طرز ہے۔

555) **قارئین**: کے علم وتنقید سے مرعوب ذہن کتاب لکھنے سے قاصر ہوسکتا ہے۔

556) **قانون**: کی بالادستی عمومی لوگوں کیلئے انصاف کی نوید بن سکتی ہے۔

557) **سمجھدار**: بچے اپنی اصلاح وتربیت کی باتوں سے طویل عرصہ تک فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔

558) **بغاوت**: کرنے سے قبل مضبوط جائے پناہ ضروری ہوگی بصورت دیگر تمام تر آرزو وارادے قبل از وقت کچل دیے جائینگے۔

559) **انسان**: کو اپنے مقابلہ میں اپنی ناز پرور کی تکلیف وبےبسی پر زیادہ رنج وغم

ہوسکتا ہے۔

560) **اللہ**: کے سوا ہر محتاجی سے پناہ کی طلب ہو کہ بداخلاق کی محتاجی عزت وآبرو داؤ پر لگا سکتی ہے۔

561) **جنکے**: ماتحت چیکے سے نیکوکاری پر مجبور ہوا ایسا رہبر محتاج اصلاح ہے۔

562) **قیادت**: کی گفتار میں دلچسپی اور تاثیر موجود ہو تو اگلوں تک بات پہنچانے میں اطمینان وسرور ملتا ہے۔

563) **دانائی**: کا آئینہ دکھانے میں کامیاب مصنف کی کتاب کو پذیرائی ضرور میسر ہوگی

564) **ناز**: پرورلاڈلے کی جاہلانہ حرکتیں دانا مُحسن کو ندامت سے دوچار کرسکتی ہیں۔

565) **ذاتی**: خوبیوں سے مزین فرد کیلئے غلط تنظیم سے وابستگی عیب تصور ہوگا۔

566) **سمجھدار**: لوگ ناسمجھ لوگوں کی گھٹیا حرکتوں پر زیادہ دھیان نہیں دیتے۔

567) **زیادہ**: باتوں کے اختلاط سے انکے مفہوم ومقاصد بھی بدل جاتے ہیں۔

568) **دلائل**: کے انبار کے باوجود تحریر و گفتار میں اختصار پسندیدہ قرار پائیگا۔

569) **زندگی**: کے اختصار کو مدنظر رکھ کر اسے فقط انسانی خوبیوں کے اظہار تک محدود رکھا جائے۔

570) **فحش**: گوئی خوبصورت وخوب سیرت انسان کو بہت جلد اس نازیبا حرکت پر نادم کردیتی ہے۔

571) **فہمیدہ**: انسان کو زبانی جمع خرچی کے بل بوتے پرورغلانا شاید ممکن نہ ہو۔

572) **شکر**: گزار بندہ اللہ اور اپنے محسنوں کا اپنے انداز میں شکر بجالاتا ہے۔

573) **ہنر**: وحکمت کی خاطر سوچنا کارآمد جبکہ بلامقصد فکرمندی ذہنی خلفشار ہوسکتا ہے۔

574) **فریب**: کو ذہانت وہوشیاری سے باور کرنے کی کوشش پرلے درجہ کی حماقت ہے

575) **طاقت**: کے توازن اور جنگ کی حکمت جانے بغیر ہر معرکہ میں کود جانا مملکت کیلئے خودکشی سے کم نہیں۔

576) **تجارت**: نفع ونقصان کے درمیان جھولنے والے گیند کی مانند ہے جسے قسمت، محنت اور حکمت سے اصل نشانے پر لگایا جاسکتا ہے۔

577) **شکوہ**: شکایات انسان کو آگے بڑھنے سے روک دیتی ہیں۔

578) **ایک**: سطر یا تحریر کا معمولی حصہ کا سمجھ نہ آنا کسی کتاب کے مطالعہ سے نہ روکنے پائے۔

579) **اپنے**: بڑوں کے آداب کا لحاظ رکھنے والا کسی کی توہین کا مرتکب نہیں ہوسکتا ہے۔

580) **بھت**: سارے اچھے بھلے لوگ محض زبان کے تندوتیز دار کے مارے ٹپکار کا سبب بن جاتے ہیں۔

581) **صبر**: وتحمل اپنے خلاف بلا جواز پروپیگنڈہ کا قلع قمع کرسکتا ہے۔

582) **تند**: وتیز لہجہ گفتار سے بےسکونی بڑھانے کی عادت چھوڑ دی جائے۔

583) **سازش**: بھی صریح 'جرم' کی طرح قابل گرفت 'جرم' ہونا قرار پائیگا۔

584) **شدید**: اذیت اور بےبسی انسان کو موت کے خوف اور نقصان سے بےبہرہ کرسکتی ہے۔

585) **نفرت**: اور عداوت سے اخلاق حسنہ کو کھنڈرات بنا دینے سے بہتر ہے انسان بداخلاق حلیف سے دور رہے۔

586) **انسان**: کو ایک قدردان کی خاطر کئی ناقدروں کی توقیر وتواضع کرنی پڑسکتی ہے

587) **اصل**: اہمیت مضامین وتصنیف کی طوالت واختصار کی نہیں بلکہ مقاصد اور انداز بیان کی ہوتی ہے۔

588) **گله بظا هر**: اظہار محبت، عجز اور اپنے کو کمزور باور کرانے کے طور پر کیا جاتا ہے جبکہ اکثر وہ ان تمام مطلوبہ مقاصد سے متصادم ہوتا ہے۔

589) **باصلاحیت**: انسانوں کو والدین کی کمزوریوں کا طعنہ دینا حسد اور احساس کمتری کے زمرے میں آئے گا۔

590) **خداداد**: صلاحیتوں کا تعلق فربہ جسامت سے نہیں عزم وہمت سے ہوتا ہے

591) **چند**: ایک قریبی حاجتمندوں سے تعاون کے مقابلہ میں ہنگامی حالت میں کثیر تعداد میں محتاجوں کا امدادی عمل گھمبیر اور گراں ہوتا ہے۔

592) **تصادم**: کی پالیسی کی اذیت سے واقفیت کے سبب باوقار لوگ اس سے بہت دور رہتے ہیں۔

593) **کم ظرف**: وکمینہ فرد سے تصادم عزت نفس وآبرو پر گہرے وبدنما داغ چھوڑ سکتے ہیں۔

594) **انسانی**: دانائی کو اجاگر کرنے کے لئے دانشمندانہ سوالات بہترین نسخہ بن سکتے ہیں۔

595) **اعلٰی**: ظرفی انسان کو لوگوں کیلئے مسیحا بنا پاتا ہے۔

596) **کتاب**: کی مقبولیت کا تعلق جدت وقدامت پسندی سے نہیں مزاج موافق میسر ماحول سے ہوتا ہے۔

597) **انصاف**: برمبنی فیصلوں کیلئے دور اندیشی، عدل اور حکمت کا خزانہ درکار ہوتا ہے

(598) **عداوتیں**: گھروں اور تحریکوں کو بہت جلد بھسم کر دیتی ہیں۔

(599) **خوش**: وخرم زندگی گزارنے کا راز عفو ور گزر میں پوشیدہ ہے۔

(600) **غفلت**: کو بھول کا لبادہ اڑھانے کی کوشش سے پرخلوص معذرت ہی بہتر ہوگی

(601) **مثبت**: اور منفی سوچ کے درمیان فقط نیکیوں اور بدگمانیوں کی متلاشی ہونے کا فرق ہوتا ہے۔

(602) **ذاتی**: زندگی خوش کن و دلپذیر ہونے کے باوجود معاشرے کے بطور حصہ ہونے کے انسان کا دنیا میں ناپسندیدہ لوگوں سے پالا بھی پڑ سکتا ہے۔

(603) **محبوب**: محسن اور ناز پرور کی ناراضگی انسان کو بے دست و پا کر سکتی ہے۔

(604) **مصنف**: اپنی تحریر کا عملی نمونہ نہ ہو تو ضخیم کتابت کی زحمت نہ فرمائیں۔

(605) **الفاظ**: کا معمولی تغیر و تبدل آئندہ نسلوں کیلئے زبان میں تبدیلی کا سبب بن جاتا ہے۔

(606) **باوصاف**: ہونے کے باوجود مصنف کی کتاب مطالعے کیلئے ان سے قابل قارئین کے ہاتھوں میں بھی جا سکتی ہے۔

(607) **عقلمندی**: کا تقاضا ہے کہ نقل بازی سے انسان باز رہے۔

(608) **کسی**: کے دانشمندانہ اور پرخلوص مشورہ کو حقارت کی نظر کر دینا عداوت کا شاخسانہ جانا جائیگا۔

(609) **اختلاف**: برائے اختلاف انسانی اقدار و دیانتداری کو داغدار کر جاتا ہے۔

(610) **نفسیاتی**: طور پر کسی کا خوف غالب ہو تو ان سے تصادم کا تصور بھی چھوڑ دینا عافیت ہوگا۔

(611) **سوگنا**: طاقت ور کے خلاف محض پروپیگنڈہ شجاعت نہیں لاف زنی اور زبانی جمع خرچ کہلائے گا۔

(612) **قتل**: ایسے عظیم جرم کے بعد بندہ سر چھپانے کی تلاش میں کسی ناپسندیدہ کمین گاہ میں بھی پناہ لینے پر مجبور ہوسکتا ہے۔

(613) **کسی**: حُسن فنا کے غیر فطری حُب جنوں کی خاطر لوگوں کی پابوسی کرنے والے کی ضمیر کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔

(614) **عزت**: ووقار کی بلندی کا تعلق انسانی گفتار نہیں کردار سے وابستہ ہوتا ہے۔

(615) **جو**: کچھ اپنے لئے دوسروں سے تمنا رکھتے ہو از خود اس عمل خیر کی ابتدا کیوں نہیں کرتے۔

(616) **کفایت**: شعاری اور کنجوسی ایک زمرے میں لینا ناممکنات میں سے ہے۔

(617) **اعلیٰ**: مقاصد کی خاطر چلائی گئی تحریک کیلئے قریبی ماحول کا میسر آجانا نیک شگون تصور کیا جائے گا۔

(618) **نفسانی**: خواہشات سے پاک فقط سماجی فلاح کی خاطر چلائی جانے والی تحریک خراج تحسین کی مستحق ہوتی ہے۔

(619) **منزل**: تک رسائی میں دوراہوں اور جنکشنوں پر صحیح رُخ کا تعین کمال رہبری بنتا ہے۔

(620) **حکمت**: علم کی افادیت کو اجاگر کرنے کیلئے بہتر سہارا ہوتا ہے۔

(621) **بہتر**: ذہانت کا حامل ہر محفل سے کمال و ہنر کی عکس بندی کر لیتا ہے۔

(622) **بن بلائے**: مہمان اور بلا طلب مشورہ دینے والوں کے وقار کا انجام

61

یکساں ہوجاتا ہے۔

623) **انکساری**:اور خندہ پیشانی جیسی نیک خصلتیں متکبر کے آگے بے توقیری بن سکتی ہیں۔

624) **توقعات**:میں سب سے زیادہ تضاد ووٹر اور لیڈر کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

625) **زیادہ**:شدت سے کسی کے مخالف پروپیگنڈہ کا ایک مقصد دل میں رغبت کا چور چھپا رہنا بھی ہوسکتا ہے۔

626) **داڑھی**:کا رکھنا جس قدر ضروری جانا جائے اسی قدر اسکی توقیر ولوازمات کا پاس رکھنا بھی ضروری جاننا چاہیئے۔

627) **متفقه**:ماحول میں اپنے مخالف مشورہ پر عمل کرانے کی امید محض خوش فہمی ہی ہوسکتی ہے۔

628) **فساد**: پر قابو پانا ممکن نہ ہوتو اسکی تشہیر سے مزید بے چینی و برائی بڑھانا چھوڑ دیا جائے۔

629) **اداروں**:کی کامیابی کا تعلق منتظمین کے اخلاص،توجہ،حکمت و ہمت سے منسلک ہوتا ہے۔

630) **ھر**:پروگرام کوان کے مقاصد پر پرکھا جانا چاہیئے۔

631) **تصنیف**:کی ہر سطر محتاج اصلاح ہوتو مصنف کو چاہیئے مشغلہ بدل دے۔

632) **وہ نادان**:جو دانائی کا دم بھرے اور انکے ہر عمل سے حماقت جھلکتی ہو قابل رحم ہے۔

633) **علاج**:نہ کرنا اور اس پر سو فیصد یقین صحت یابی یکساں خلاف اصول تصور

کیا جائے گا۔

(634 **غیروں**: کی تعلیم اور تقلید کو ایک زمرہ میں نہیں لیا جاسکتا۔

(635 **دوسروں**: کے اشاروں کا دم چھلہ اپنے عزت نفس پر دانستہ ظلم کا مرتکب ہوتا ہے

(636 **محفل**: میں تیور بدل کر بدنما چہرہ بنا کر بیٹھنے سے اٹھ جانا بہتر ہوگا۔

(637 **اصلاح**: باطن کے بغیر بظاہر معصوم چہرہ بنانے سے باطنی پراگندگی ڈھکی نہیں جاسکتی۔

(638 **چرب**: زبان مجرم اور سادہ لوح ملزم کے درمیان انصاف برمبنی فیصلہ دینا انتہائی دشوارترین عمل بن جاتا ہے۔

(639 **تحریک**: کی کامیابی کا راز تطہیر واحتساب کے عمل جاری رہنے میں مضمر ہوتا ہے۔

(640 **هر**: سوغات قابل تحسین مگر کتاب سردار تحائف ہوتی ہے۔

(641 **علم**: عمل کے ساتھ ہو تو نیکیاں پکڑ لائے گا بصورت دیگر خود کیلئے سبب پکڑ بن جائے گا۔

(642 **نیک**: نیتی پر مبنی مختصر عیادت ہو تو عبادت ورنہ مریض کے لئے اذیت تصور ہوگی

(643 **خلوص**: کا اچانک پیدا ہونا محال نہیں البتہ اخلاص پر قائم ودائم رہنا بڑے ایثار کا متقاضی ہوتا ہے۔

(644 **طاقت ور**: حریفوں سے مقابلہ ہو تو کمزور حلیفوں کا امتحان سخت ہو جاتا ہے۔

(645 **اعلیٰ**: وعرفہ منزل مقصود تک رسائی کا رجحان اپنے رہبر کے آگے بے توقیری کا احساس نہیں ہونے دیتا۔

(646 **کشادہ**: جلد اور خوشنما پیپر کی بنا پر تصنیف کی مقبولیت کا تصور مصنف کی خوش

فہمی تک ہی محدود رہیگی۔

647) **صلاحیت**: والوں کے مقابلہ میں ظاہری رنگ ڈھنگ کو ترجیح دینے والوں کی عقل کے دریچے بند تصور کئے جائیں۔

648) **سیاست**: اور مایوسی کی راہیں بلکل الگ تھلگ ہیں لہذا آدمی کو ان میں سے فقط ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔

649) **مفاد**: پرست فرد کے تعلقات کسی سے بھی گہرے نہیں ہو سکتے۔

650) **ہر تحریک**: انسان سے بنیادی مقاصد کے علاوہ ظاہری قواعد پورا کرنے کی بھی متقاضی رہتی ہے۔

651) **حاضر**: جوابی کسی تعلیم و تربیت کا نہیں انسانی ذہانت کا کرشمہ ہوتی ہے۔

652) **کبھی**: ضخیم کتابوں کا مطالعہ اور کبھی محض مختصر ترین حکایت انسانی اصلاح کیلئے کافی ہو جاتی ہے۔

653) **خوش نما**: الفاظ سے لوگوں کی دلچسپی اپنی جگہ مگر باوقار انداز سے گفتگو زیادہ موثر ہو سکتی ہے۔

654) **انسان**: ظاہری حال، چال، انداز گفتار، لباس اپنے حرکات وسکنات اور رویوں سے پہچانا جاتا ہے۔

655) **مفادپرستی**: ،نمود کا چسکا اور بدخلقی انسان کیلئے فقط نفرتوں کی فصل اُگا سکتی ہے بس۔

656) **تہذیب**: وثقافت کا لحاظ برقرار ہو تو مقبولیت کو نعمت جانو ورنہ اس کے لئے تگ ودو نہ صرف شہرت پسندی بلکہ ہوس شہرت کہلائیگا۔

64

(657 **مصنف**: کیلئے اپنی کتاب کی تفصیل لکھنے پر ہمہ وقت عبور حاصل رہ سکتا ہے۔

(658 **کسر**: نفسی بڑے لوگوں کی پہچان ہوتی ہے۔

(659 **منصب**: اقتدار اہلیت و دانائی کا ثبوت نہیں بلکہ کبھی تو نا اہل حکمرانوں کے ہاتھوں وقت کے دانا لوگ قید و بند کا شکار ہو جاتے ہیں۔

(660 **ایثار**: ذاتی خواہشات کی قربانی اور دوسروں کے غضب کو الفت میں بدلنے کا دوسرا نام ہے۔

(661 **طاقت**: کا بے دریغ استعمال محکوم قوت کو متحد کر سکتا ہے۔

(662 **حریفوں**: پر تضحیکانہ ضربیں لگانے سے خطاب اور کتاب کو محدود پیمانہ پر وقتی مقبولیت میسر آسکتی ہے۔

(663 **مصلحت**: کی پالیسی کو کمزوری کے اس حد تک لیجانا کہ معاشرہ میں سبب ہتک ٹھہرے بے ضمیری کا باعث ہو سکتا ہے۔

(664 **اصلاح**: کی خاطر کئے جانے والے وعظ میں اخلاص کا ہونا لازم جاننا چاہئے۔

(665 **بگڑے**: ہوئے ماحول کا خوش دلی سے حصہ بن کر رہنے والا اپنی پارسائی کا دعویٰ کسی سے منوانہ سکے گا۔

(666 **خفیہ**: سازشوں کی منصوبہ بندی انسان کو اچانک مشکل میں ڈال سکتی ہے۔

(667 **تمام**: امور کے تہہ تک پہنچنا صلاحیت و ذہانت کا دوسرا نام ہے۔

(668 **فرائض**: منصبی کی پابندی نظم کو دوام بخشتی ہے۔

(669 **نادانستہ**: لغزش کے نسبت دانستہ جہل بگاڑ کثیر کا سبب بن سکتا ہے۔

(670 **ووٹر**: اور لیڈر کے درمیان ایثار و قربانی کا حساب نہ ہو تب ہی تحریک کو انقلابی

کامیابیوں سے ہمکنار کیا جا سکتا ہے۔

(671) **بے جا**: جذبات اور سلیقہ حیات میں ابدی اکھاڑ پچھاڑ کی رقابت ہے۔

(672) **لباس**: کے بل بوتے پر کسی کو بھی درویشی یا بادشاہی کی سند نہیں ملا کرتی۔

(673) **جھوٹ**: کو سچ منوانے کی خاطر سچ بھی بے توقیر ہو سکتا ہے۔

(674) **اخلاق**: حسنہ کی دعوت کو بہانہ بنا کر غلط ماحول کا حصہ بننا بہت جلد رسوا کر سکتا ہے۔

(675) **کنجوسوں**: سے کسی مفاد کی آس لگانا شہتوت کے بانجھ درخت کے تنوں سے لٹکنے کے مترادف ہوگا۔

(676) **فتنہ**: مزاج فرد معرکہ آرائی میں شرکت کی بجائے تماش بین بننے کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔

(677) **بد گمانی**: بری بلا اور بلا کسی نفع کے محض دارین کی تباہی و نقصان کا باعث ہے۔

(678) **جو**: عمل لوگوں کے درمیان شرم ساری کا احساس دلاتا ہو تنہائی میں بھی اس سے اجتناب کی ضرورت ہوگی۔

(679) **علم**: مطالعہ اور ذاتی ذہانت کے بعد پرسکون ماحول بھی مصنف کی ضرورت میں داخل ہے۔

(680) **معیاری**: تصنیف اپنی افادیت طویل عرصہ تک برقرار رکھ سکتی ہے۔

(681) **نااھل**: قیادت فرضی اختلاف کے بل بوتے پر اپنی گرفت برقرار رکھنے میں مصروف عمل رہتی ہے۔

(682) **وسعت**: قلبی اور وسیع النظری کی بدولت انسان کو بڑا تصور کیا جاتا ہے۔

(683) **فاتر العقل**: لوگ بڑے پن کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

684) **تنقید**: سے پہلے معاملہ سے پوری واقفیت ضروری سمجھی جائے۔

685) **ہرانسان** :اپنی عقل کے پیمانہ کے مقدار سے ہی کسی تحریر وتقریر سے مقاصد اخذ کر پاتا ہے۔

686) **امتحان**: کی سختی گویا انسانی معیار بلندی کی علامت ہوتی ہے۔

687) **کمینہ**: پرور لوگوں کی سرداری کی نسبت بلند پایہ انسانوں کی پیروکاری کو ترجیح دینا بہتر ہوگا۔

688) **پوری**: دنیا میں بیک وقت بغاوت اور سرکشی کی بساط لپیٹنا شاید ناممکن ہو۔

689) **بشارت**: بڑی ہو یا چھوٹی شکر کی متقاضی ضرور ہوگی۔

690) **مفاد**: پرستی ظاہر ہو نہ ہو قابل مذمت ضرور ہے۔

691) **نیکی**: کے صلہ کی فقط اللہ سے تمنا ہو کسی فرد سے طلب صلہ نیکی کو جھلس دیتا ہے

692) **حکمرانی**: کو دوام دینے کے لئے بلاتفریق لوگوں کو ہر ممکن سہولتیں دینا ہوں گی۔

693) **غلطی**: کی از خود بھی اچھی شہرت نہیں اس پر ڈٹنا یا اس سے مکر جانا شدید غلطیوں کو جنم دے سکتا ہے۔

694) **خدمت**: سرانجام دینے کے بعد احسان جتلانا اس پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہوسکتا ہے۔

695) **بیماری**: پارساؤں کے آگے درجات بلند کرانے جبکہ متکبر کے تکبر توڑ دینے کے سبب نعمت قرار پاتی ہے۔

696) **انمول**: الفاظ کا استعمال پاکیزہ عمل کے ساتھ ہی قابل ستائش ہوسکتا ہے۔

(697) **مخصوص**: حالات کے تناظر میں کسی تنقید پر مبنی کتاب بہت جلد منجمد ہوسکتی ہے۔

(698) **ہرطرح کا**: 'مشن'، نظم، سلیقہ، دلی لگاؤ، عملی کردار اور انسانی توجہ کی بدولت کامیابی سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔

(699) **متحد**: تہذیبیں ہمہ وقت سرخرو ہوئیں جبکہ منتشر قومیں صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔

(700) **کتاب**: اپنی افادیت کے باوجود کسی قاری کی عقیدت سے ٹکرائے تو انکے لئے بے اثر ہوجاتی ہے۔

(701) **حسد**: کئے بغیر اپنے ہم منصب سے سبقت لیجانے کی ضرور جستجو رہے۔

(702) **سیاست**: کا مقصد حقیقی خدمت ہو تو فلاح ورنہ انجام دارین تباہ ہوگا۔

(703) **مفادات**: کی سیاست میں تنظیم کے اندر اکھاڑ پچھاڑ کی بھرمار ہوجاتی ہے۔

(704) **صداقت**: سے ہر کام میں قلبی سکون میسر ہوگا۔

(705) **سچائی**: ہر بات کی افادیت کو نکھارتی ہے۔

(706) **صلاحیت**: اور کسی خاص ہنر کے بغیر محض شہرت کی خواہش انسان کے لئے مہنگا خواب ہی بن سکتا ہے۔

(707) **انسانوں**: کے جمِ غفیر میں ہر کسی کو چند مزاج موافق لوگ مل ہی جاتے ہیں۔

(708) **مخصوص**: طبقاتی فکر کے تحت جذباتی کتاب کا لکھنا قدرے آسان ہوتا ہے۔

(709) **گفتار**: کی افادیت اپنی جگہ لیکن فہمیدہ کلامِ شاعری کی بات کچھ اور ہوتی ہے

(710) **مشن**: کیلئے لوگوں کی دلجوئی درکار ہو تو داعی کو شائستہ انداز اپنانا لازم ہوگا۔

(711) **توقیر**: وعزت کی تمنا کے ساتھ حصولِ عزت کا انداز اپنانا ضروری جانو۔

(712) **باوقار**: مجالس میں شرکت سے ذہانت میں وسعت پیدا کی جاسکتی ہے۔

(713) **طلب**: مشورہ کو اعزاز جان کر اخلاص پر مبنی مشورہ دیا جانا چاہیئے۔

(714) **بعض**: اوقات مصنف کی موجودگی قارئین کی نظر میں اپنی کتاب کا مقام بلندی کو ڈھک دینے کا سبب بھی بن سکتی ہے۔

(715) **جانبین**: کے درمیان غیر جانبدار کا بہانا ظلم میں حوصلہ افزائی کا باعث نہ بننے پائے

(716) **محبت**: فطری اور غیر اختیاری عمل ہے جس کے نیک و بد کا انحصار فقط نیت سے پیوستہ ہوتا ہے۔

(717) **لفظ**: محبت لطافتوں اور قربتوں کا آسان عندیہ ہے تاہم اسے نباہ کر رکھنا ہر کسی کا روگ نہیں۔

(718) **محبت**: محوِ سفر رہتی ہے البتہ جہاں شدت سے جمتی ہے وہاں انسان کو خطاب مجنوں دلاتی ہے۔

(719) **عملی**: کردار خفت آمیز ہو تو الفاظ کے ہیر پھیر کی پارسائی کار آمد نہ ہوگی۔

(720) **ہر شہر**: وقریہ کے نام کے پیچھے لمبی تاریخ اور ایک داستان مخفی رہتی ہے۔

(721) **مہمان**: کیلئے مناسب انتظام تاخیر کی صورت میں انکا انتظار اور مزاج کے موافق رکھ رکھاؤ کے بدولت انسان مہمان نوازی کا درجہ پالیتا ہے۔

(722) **انتظام**: مکمل ہونے کے بعد بر وقت پہنچنا ہی مہمان کا بڑا پن تصور کیا جانا چاہیئے

(723) **محض**: نمود و نمائش کی خاطر ضیافتوں کا اہتمام کرنے والا بہت جلد مایوس اور شاکی نظر آئیگا۔

(724) **دانائی**: وہ جس سے علم اور علم وہ جس سے اصلاح کا حصول ہوتا نظر آئے

کارآمد ہوگا۔

(725) **شفقت**: کے ساتھ ہنر مندی کی بہتر تربیت اپنے چھوٹوں کی گستاخانہ جسارتوں سے محفوظ رکھنے کا بہتر نسخہ ہے۔

(726) **حسد**: کی بیماری انسان کو کسی کی صلاحیتوں کو سمجھنے اور خدمات کے اعتراف سے محروم کر دیتی ہے۔

(727) **خوف**: خدا رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ مخلوق کے خوف سے نجات عطا کر دیتا ہے

(728) **خوف**: اور لالچ انسان کو اپنی منشاء اور کسی بھی دعویٰ سے دست بردار کرا سکتا ہے۔

(729) **توبہ**: کا مفہوم دانستہ اور نادانستہ ناشائستہ افعال یا اس کے ارادہ سے مکمل روگردانی ہے۔

(730) **انسان**: دعویٰ سے نہیں عمل سے پہچانا جاتا ہے۔

(731) **مزاج**: سے مخالف عمل پر مجبوراً تسلسل بغاوت کو جنم دیتا ہے۔

(732) **دیانتدار**: قائد کیلئے چرب زبانی کی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

(733) **دیانتداری**: اور ریاکاری بیک وقت کسی انسان میں جمع نہیں ہو سکتی۔

(734) **زبان**: کو استعمال کئے بغیر سر ہلا کر مخاطب کو جواب دینا زبان کی ناقدری اور تکبر کی علامت ہو سکتی ہے۔

(735) **قطع**: کلامی ختم کرنے میں سبقت لینے والا ہی عقل و دانش کا حامل قرار پائے گا۔

(736) **قطع**: کلامی صرف عیاری و فساد کی نیت سے استوار تعلقات کی نسبت ہی بہتر ہو سکتی ہے۔

(737) **والدین**: سے نفرت ہو تو ان کی اولاد سے محبت کا اظہار محض فتور نیت پر مبنی

ہوسکتا ہے۔

(738) **عقلمند**: اولاد اپنے تعلقات کے قیام میں اپنے والدین کو قطعاً بائی پاس نہیں کرتے۔

(739) **صلاحیت**: اور سیرت کے مقابلہ میں صورت کی تعریف کی کوئی اہمیت نہیں۔

(740) **اپنا**: تخلیقی مقصد کھو بیٹھنے والی ہر مخلوق اپنے ہی موجد کے ہاتھوں ہلاکت کی حقدار بن سکتی ہے۔

(741) **شکست**: سے دوچار ہونا نہیں بلکہ اُسے تسلیم نہ کرنے کی ہٹ دھرمی معیوب ہوگی

(742) **جیتنے**: کی تمنا رکھنے والے کو ہارنے کی دفاعی پوزیشن سے اچھی طرح آشنا ہونا چاہیئے۔

(743) **شکست**: کے بعد اسکا پروپیگنڈہ کرنا فریقین میں سے کسی کے حق میں بھی بہتر نہیں۔

(744) **ماحول**: کی نزاکت کو جان کر بات کرنے والے ہی دانائی کی سند پا لیتے ہیں

(745) **مغلوب**: ومتاثر ذہن اپنے غالب کے اقوال ذکر کرنے میں کسی کو عیب کا احساس ہونے نہیں دیتا۔

(746) **ناشائستہ**: کردار سے روکنے کے لئے گفتار کا عمدہ لب ولہجہ بہترین نسخہ ہوسکتا ہے۔

(747) **بے راہ**: روافراد کی جانب سے تنقید ہی پارساؤں کے لئے شرافت کی دلیل ہوسکتی ہے۔

(748) **دوستی**: جب حدود اللہ کو توڑنے لگے تو وہ عیارانہ دشمنی ہے۔

749) **غیر**: محرموں سے اختلاط کو فساد کے سوا کوئی بھی خوشنما نام دینا فضول ہوسکتا ہے۔

750) **پُرخلوص**: تعلقات میں اخلاص برمبنی مشورہ ہی دیا جاتا ہے۔

751) **سفاکانہ**: سوچ اور عداوت داعی کیلئے زیب نہیں۔

752) **پرعزم**: حلیف ہی مشکل وقت میں منجدھار میں پھنسی کشتی پار لگانے میں مددگار بن سکتا ہے۔

753) **آستین**: کا سانپ جیتی بازی کا یکلخت کایا پلٹ سکتا ہے۔

754) **نیت**: میں خلوص نہ رہے تو خدمت کے گراں زحمت کو خیر باد کہو۔

755) **انسانیت**: کے معماروں سے حسد رکھنا حاسد کیلئے زندہ جھلسنے سے کم نہیں۔

756) **محسنوں**: کے احترام سے روگردانی غیروں کی غلامی کا باعث ہوسکتی ہے۔

757) **زندگی**: میں کردار و گفتار کے ذریعہ تاریخ میں ہر کسی کو اپنے لئے کچھ جگہ ضرور بنا لینی چاہئے۔

758) **ظاھر**: کے مقابلہ میں باطن کی پاکیزگی زیادہ پسندیدہ صفت قرار پائیگی۔

759) **عمدہ**: سیرت کے حوالہ سے انسان کسی کی صورت پر دھوکہ کا شکار ہوسکتا ہے

760) **فریفتہ**: ہونے کے بعد کسی کے لئے محبوب کی ہر ادا پر فدا ہونا آسان نظر آتا ہے

761) **بچوں**: کیلئے چالاکی جبکہ بڑوں کے حوالے سے بردبار خاموشی عقلمندی کی اصل دلیل تصور کیا جاتا ہے۔

762) **اجنبی**: فرد کو پرکھنے کیلئے بہترین کسوٹی انکے متعلقین ہوسکتے ہیں۔

763) **جلد**: بازی اور دو چند مرتبہ بات دہرانے کی نسبت اطمینان کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں اپنی منشاء کی وضاحت زیادہ باوقار رہتی ہے۔

(764) **آدابِ**: قدر دانی بزورِ شمشیر سکھانے کی چیز نہیں عطاءِ ربّی ہے جو کہ خوش نصیبوں کو ملتے ہیں۔

(765) **تمام**: انسانوں کو مزاج موافق بنانے کی فکرمندی گزران حیات تنگ کر سکتی ہے۔

(766) **تنقید**: برائے تنقید نامعقول عمل تصور کیا جائیگا۔

(767) **راهب**: بنو یا پھر رہتی دنیا میں سلیقہ حیات و درگزر سیکھو۔

(768) **جذبات**: پر قابو پانے کی بدولت ہی غلط اقدامات کو دلائل سے سمجھانے کی توفیق ملتی ہے۔

(769) **غلط**: کرتوت کی خفت کو تاویلات کے انبار میں چُھپانا ممکن نہیں۔

(770) **فرشته**: صفت بننے کا ثبوت دلائل و تاویلات سے نہیں عملی کردار کی بدولت سے بنتا ہے۔

(771) **عمده**: تحریر، شائستہ گفتار، باوقار انداز اور عملاً خدمت و پاکیزہ کردار ہر جگہ قابل داد ہوتا ہے۔

(772) **قلم**: کاری کے ذریعے محض کتاب کے پیٹ بھرنے اور انمول تصنیف میں بہت جلد فرق واضح ہو سکتا ہے۔

(773) **انسان**: بہتر تربیت کا اہتمام ضروری جانے خواہ کتنا ہی مشکل ذریعہ سے کیوں نہ ہو۔

(774) **دانشمندی**: ودانائی اللہ کی عطاء ہے جس کی بدولت بہتر ہنر مندی کا حصول یقینی بن سکتا ہے۔

(775) **اپنا**: تشخص محفل میں شیریں گفتاری یا پھر بردبار خاموشی سے متعارف کرائیں۔

(776) **کم فھم**: سیاستدان عوامی تیور کا غلام جبکہ فہمیدہ قائد حقیقی قیادت اور لوگوں کے رخ یکلخت تبدیل کرنے میں اپنے خیالات کا شہسوار ہوتا ہے۔

(777) **مخالفین**: کیلیئے ہرزہ سرائی کے بعد تردیدوں اور وضاحتوں سے قیادت کی ناکامی و خفت مٹانا شاید ممکن نہ ہو پائے۔

(778) **فردِ**: واحد حکمران ہو یا کتنی ہی فولادی قوت کا مالک عوامی غیظ و غضب کے آگے سرِ تسلیم خم ہوگا۔

(779) **وسائل**: کے بھرمار میں عیاشیوں کے شکنجے سے بچ نکلنا کمال خوش قسمتی ہوگی۔

(780) **مظلوم**: لوگ مشکل حالات سے نکلنے کیلیئے مضبوط حکمرانوں کے خلاف بھی غیر متوقع فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(781) **بلندیوں**: کا شاہکار انسان بھی دنیا سے متعلق دیگر امور میں دوسروں کی معمولی ہنرمندی کا محتاج ہوسکتا ہے۔

(782) **دل**: آزاری تحریراً، گفتاراً اور عملاً ہر لحاظ سے ناپسندیدہ و معیوب عمل ہے۔

(783) **محض**: انسانی خفت کو اجاگر کرنے کی خاطر کتابیں لکھ ڈالنا قلمی قذاقی اور قلم کی توہین ہوگی۔

(784) **اھم**: مقاصد تک رسائی کی خاطر گھر کے خوشگوار ماحول کو مجبوراً صحیح خیرباد کہنا پڑ سکتا ہے۔

(785) **تمام**: انسان شعوری/لاشعوری، دانستہ و غیر دانستہ طور پر دنیا میں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے نظر آئینگے۔

(786) **بے مقصد** : و بے ہنر زندگی پوری دنیا کے آگے خود کو مقروض رکھنا ہوتا ہے۔

(787) **سننے**: کا مقصد بات کو سنوار کر تعمیرِ انسانیت کے کام لانے کی خاطر ہونا چاہئے

(788) **اپنے**: باکمال لوگوں کی قدر دانی خوش نصیب انسانوں کے حصہ میں آتی ہے

(789) **موروثی**: وقار اور منصب واقدار کو برقرار رکھنے کیلئے عظیم سپوت کا ہونا لازمی ہوگا

(790) **گناہ**: سرزد ہو جانے یا پھر الزام گناہ سے بدکرداروں کے نسبت پاکیزہ انسانوں کو ہی زیادہ دکھ و دھچکہ لگ سکتا ہے۔

(791) **ظالم**: اور جابر کے سامنے معقول دلائل بھی بے اثر ہو سکتے ہیں۔

(792) **اعلیٰ**: منصب اور ساتھ اخلاق حسنہ بھی ہو تو بات میں زیادہ اثر ممکن ہو سکتا ہے۔

(793) **نمود**: کی خواہش کو الفاظ کے گورکھ دھندے میں چھپانا ممکن نہیں۔

(794) **تنظیم**: کو پیچیدہ قواعد کے بجائے سادہ و ماہرانہ انداز میں چلانا بہتر اور آسان ہوتا ہے۔

(795) **شرارت**: سے دور رہنے والوں کو شرف شرافت مل سکتا ہے۔

(796) **با وقار**: صبر اور شکر کی اصل کسوٹی خوشی اور غمی کے مواقع ہوا کرتے ہیں۔

(797) **بے انصافی**: پر مبنی متضاد فیصلوں سے قانون اپنی افادیت کھو دیتا ہے۔

(798) **ذھنی**: ہم آہنگی اور موافق مزاج تنظیمی رفاقتوں کو برقرار رکھ سکتی ہے۔

(799) **وسیع**: علم کی بدولت گفتار کی تفصیل میں دلچسپی پیدا کی جا سکتی ہے۔

(800) **گندے**: ماحول میں جکڑ جانے والے کی مثال طوفان میں پھنس جانے والے ملاح کی سی ہے۔

(801) **جھل**: پر مبنی معاشرہ میں برگزیدہ ہستیوں کی قدر دانی اجاگر کرنا مشکل ترین عمل رہتا ہے۔

(802) **دوسروں**: کے مرہون منت زندگی گزارنے والوں کو اپنی ہر خواہش کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔

(803) **غلطی**: کی بدترین صورت تحریری ہوتی ہے جس سے کسی صورت انکار ممکن نہیں ہوتا۔

(804) **بڑھتی**: عمر کے ساتھ انسانی ترجیحات بھی بدلتی رہتی ہیں۔

(805) **ناتواں**: فرد کا معاشرتی ضابطوں سے ٹکرانا دیوانہ پن سمجھا جائیگا۔

(806) **عمل**: کے بغیر لگاتار زبانی جمع خرچی اعتماد کو داؤ پر لگانے کے مترادف ہوگی۔

(807) **عداوت**: اور محبت کی آپس میں دائمی دشمنی ہے مگر تعاقب کے لحاظ سے ان میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

(808) **کچھ**: ناپسندیدہ افعال شروع میں مجبوراً پھر عادتاً اور آخر میں ضرورتاً تصور کر لئے جاتے ہیں۔

(809) **بے**: جا خواہشات اخلاقی پستی کی ابتداء اور آرام دہ وسائل جلتی پر تیل کے مماثل جبکہ قانونی کمزوریاں اس کی تکمیل کی انتہا کر دیتی ہیں۔

(810) **اخلاص**: کاملہ انکساری کو مفاد کے گرد گھومنے سے بچاتا ہے۔

(811) **ناتواں**: کی حق گوئی کو بھی شنوائی کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔

(812) **پر خلوص** :محبت قابل قدر اور خاص کر والدین کی شفقت ومحبت خوش نصیبی ہے

(813) **خود**: والدین بننے سے قبل اپنے والدین کی قدر واحترام صد افتخار جانو۔

(814) **مشورہ**: قبول کرنے سے قبل فہم وفراست کی کسوٹی پر ضرور پرکھا جائے۔

(815) **صرف**: پڑھنے کیلئے نہیں سمجھنے اور عملاً اسے آگے بڑھانے کیلئے علم نافع کی دعا مانگو۔

(816) **کم ظرف**: انسان احسان فراموشی کا مرتکب ہوتا رہتا ہے۔

(817) **قید**: و بند کی اذیتوں سے پناہ کی طلب ہو۔

(818) **ثالثی**: گراں قدر دیانتداری کے ساتھ ہو تو رحمت ورنہ دارین کے لئے زحمت کا خزانہ ہوگا۔

(819) **سمجھدار**: لوگ صلاحیتوں کو گھمنڈ و تکبر کا ذریعہ نہیں بننے دیتے۔

(820) **امن**: و آشتی تمام انسانوں کی مشترکہ ضرورت ہے۔

(821) **اپنی**: ہر ترجیح کو عقلمندی کا سرٹیفیکیٹ تصور کر بیٹھنا ہی اصل حماقت تصور کیا جائیگا۔

(822) **ضروری**: نہیں ہر خطیب محفل کے تمام سامعین سے افضل و برتر بھی ہو۔

(823) **مہمان**: کی تواضع ضروری بھی ہو تو مہمان خانہ تک ہی اسے محدود رکھنے میں عافیت جانو۔

(824) **صلہ رحمی** : کو اجازت کے بغیر چاردیواری میں جانے کا آڑ بنالینا دیانت کو بدنام کرنے کا نام ہے۔

(825) **ہر طرف**: سے لعن طعن کی کثرت انسان کو راست اقدام پر اکسا سکتی ہے۔

(826) **احساس**: برتری کا چکر انسان کو فضول خرچی کا شکار بنا سکتا ہے۔

(827) **جس**: انداز کا انقلاب ہو اسی معیار کے رہبر کا ہونا بھی لازمی ہونا چاہئے۔

(828) **انتقامی**: اور دفاعی قوت سے لاچار لوگ ہی اکثر آبروریزی جیسی اذیت کا شکار بن جاتے ہیں۔

77

(829 **محبوب**: کی معمولی تکلیف بھی اذیت کی انتہا کرسکتی ہے چہ جائے انکی موت

(830 **جذبات**: کے وقتی فوائدانکے تادیر مضر اثرات کے مقابلہ میں ہیچ جانو۔

(831 **جذبات**: کی شکار قیادت کے مقابلہ میں نرم خور ہبری زیادہ دیرپا ہوتی ہے۔

(832 **منتظم**: کوادارہ کی کامیابی اور ذاتی مفاد میں سے ایک کا انتخاب کرنا لازمی ہے

(833 **شدید**: مخالفت کسی کے ہرادا کو قابل نفرت بنادیتی ہے۔

(834 **خود**: دار داعی اپنے مشن کے تسلسل سے تادیر مایوس نہیں ہوتا۔

(835 **تنظیم**: سے خلوص رہبر کیلئے عظمت کا درجہ پاتا ہے۔

(836 **شدید**: مخالفت کا مطلب ایک زاویہ میں کسی سے ذہنی طور پر متاثر ہونے کا اظہار بھی ہوسکتا ہے۔

(837 **سرمایہ**: جمع کرنے کیلئے ابتدائی محنت ہی مشقت کا اصل گھونٹ قرار پاتا ہے۔

(838 **دولت**: کمانے کا عمل اسے سنبھالنے کے مقابلہ میں آسان ہوتا ہے۔

(839 **انقلاب**: برپا کرنے والوں کو باصلاحیت افرادی قوت جمع کرنے پر زیادہ توجہ دینا ضروری ہوگا۔

(840 **جونظام**: انسانوں پر اپنی افادیت اجاگر نہ کرسکے عنقریب شکست وریخت کا شکار ہوسکتا ہے۔

(841 **لالچ**: اور طمع ہمہ وقت انسان کو ضمیر کا سوداگر بنا سکتا ہے۔

(842 **وقت**: کے قدردانوں نے ہر دور میں عروج پائی۔

(843 **دولت**: کی فراوانی کو نظام کی تباہی کا ذریعہ نہ بننے دیں۔

(844 **اپنے**: محبوب اور قدردان محسن کی نازپروراولاد سے شفقت ومحبت ضروری

اور مجبوری بھی ہوتی ہے۔

(845) کمزور: حریف کے کرتب کا مذاق نہ اڑائے البتہ مضبوط مقابل کے داؤ پیچ سے سبق سیکھنا اچھا معمول ہوگا۔

(846) مزاج: کی موافق خبر آدمی کے دل کی آواز بن جاتی ہے۔

(847) محفل: کو باوقار رکھنے کیلئے اسپیکر کا ہونا مہذب دنیا کا اصول چلا آیا ہے۔

(848) اپنے: ہم سنگ وہم پلہ لوگوں میں سبقت لینے کا دوسرا نام بہتر استعداد کہلائیگا۔

(849) باعمل: قیادت سیاسی نعرہ کو بوگس ہونے سے بچانے میں کامیاب ہوسکتی ہے۔

(850) محفل: کے اندر سرگوشی شکوک وشبہات کا ذریعہ بنتی ہے۔

(851) خوب: روئی اللہ کی عطا ہے جسے لباس کی سادگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(852) مخالف: سوچ پر مبنی مطالعہ سے متضاد کتاب لکھی جاسکے گی۔

(853) قیادت: تک رسائی کی راہیں مسدود کرنے سے کرپشن کے راستے کُھلتے ہیں

(854) زوجین: کے درمیان تفرقہ ڈالنے والا فتنہ باز کہلائے گا۔

(855) بعض: لوگوں نے امیر اور غریب کی موت کو بھی متضاد غم دیکھنا شروع کر دیا ہے۔

(856) مایوس: ذہن مفاد عامہ کی ہر سوچ سے قاصر رہ جاتا ہے۔

(857) علم: ومطالعہ کیلئے ذہانت کے ساتھ بھرپور توجہ بھی درکار ہوگی۔

(858) زبان: کے بول ہی دراصل انسان کی مادری وقومی شناخت بنتے ہیں۔

(859) متوجہ: لوگوں سے بات کرنے میں سرور واطمینان ملتا ہے۔

(860) حزب: مخالف کا نہ ہونا یا اس پر برتری واعتماد حاصل کرنا نعمت اور رحمت قرار پائے گا۔

861) **اداسی**: اور دلشادی کا تعلق درپیش حالات کے علاوہ زیادہ تر انسانی ذہنی توانائی اور صحت سے بھی وابستہ ہوتا ہے۔

862) **ماحول**: انسان میں بہت کچھ تبدیلی رونما کر سکتا ہے۔

863) **هر**: قسم کی تصنیف اور تحریر کیلئے آداب اور اپنے سیاق وسباق مقرر ہوا کرتے ہیں۔

864) **جامع**: تصنیف مصنف اور اس کے ادارے کی پہچان بن سکتی ہے۔

865) **اپنی**: زبان کا محافظ اکثر رنجشوں اور اذیتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

866) **فانی**: دنیا دارالسفر اور ہر ذی روح اپنے مخصوص مقاصد سے زیر بار اس میں محوسفر ہوتا ہے۔

867) **سفر**: میں ایک ساتھ ہونے کے باوجود لوگوں کے مقاصد یکساں نہیں ہو سکتے۔

868) **اجتماعی**: فکر اور پاکیزہ عمل خاندانوں میں پرسکون ماحول جنم دیتا ہے۔

869) **بے داغ**: ماضی کے حامل حریف سے اخلاقی برتری پانے میں مشکل درپیش آسکتی ہے۔

870) **بے جا**: توقعات اور مطالبات سے بالاتر تعلقات پائیدار ثابت ہوتے ہیں

871) **پاکیزہ**: زبان انسانوں کی صفت جبکہ گندی زبان لوگوں کی غیبت پر پلتی ہے

872) **بحث**: وتکرار اور متضاد فکر کے بل بوتے پر قائم تنظیمی ڈھانچہ زیادہ دیر پا نہیں ہوسکتا۔

873) **والدین**: ناز پرور اور باادب اولاد کی خاطر اپنے بہت سارے مفادات قربان کر دیتے ہیں۔

874) **بعض**: لوگ محض اپنے مضبوط ارادوں کے سہارے عروج کی تلاش میں

80

ہوتے ہیں۔

875) **زندگی**: نعمتوں اور زحمتوں کے درمیان پل کی مانند ہے جسے شکر کی مدد سے پار کیا جا سکتا ہے۔

876) **شاعر**: مختصر ترین انداز میں جامع مقاصد سمجھانے میں مہارت کے سبب مادر لغات قرار پا سکتا ہے۔

877) **جس**: گروہ میں عزت نفس بچانے کی خاطر شامل ہونا مجبوری بن جائے اسے تنظیم نہیں محض غنڈوں کے ٹولہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

878) **والدین**: کے نرغہ سے سرکشی میں نکلنے والا اپنی اولاد کے ہاتھوں ضرور ذلت و رسوائی کا نشانہ بنے گا۔

879) **بالادست**: قوت اپنی مخالفت کو بغاوت جبکہ زیردست طبقہ اسے اپنے لئے ظلم وشقاوت سے تعبیر کرتا ہے۔

880) **بگڑے**: ہوئے معاشرہ میں منفی وانفرادی جبکہ مہذب معاشروں میں مثبت و اجتماعی مفادات کا درس مروج ہوتا ہے۔

881) **کمزور**: پالیسیوں کی مارے تنظیم میں دراڑ پڑتے دیکھ کر ہمسفر ساتھی آپس کی لعن طعن میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

882) **محض**: دوسروں کا سہارا اپاہج کے ہاتھوں میں بیساکھیوں کے مانند ہوگا۔

883) **رواداری**: ہر معاشرہ میں انسان کیلئے قوی تعلقات کی بنیاد بن سکتی ہے۔

884) **تنظیم**: وتحریک کو فعال اور مربوط رکھنے کیلئے عمدہ لٹریچر اور عملی تربیت لازمی ہے۔

885) **کچھ**: لوگ دباؤ میں آ کر محض محفل سے جی چرانے کو واک آؤٹ کا نام دیتے ہیں

(886 **فتح**: کو بطور شکر اور شکست کو سبق آموزی کیلئے تہہ دل سے قبول کر لینے سے اطمینان قلب میسر ہوگا۔

(887 **لالچی** : دوست منزل کا ساتھی نہ ہونے کے علاوہ ذرا سی کمزوری دیکھ کر حریف کے در پر نظریں جما دیگا۔

(888 **تفرقه بازی** : خاندانوں اور مملکتوں کے جڑوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔

(889 **دعوت**: میں بروقت پہنچنا شرافت جبکہ جان کر انتظار کرانا تکبر کی علامت ہوگی۔

(890 **اعلیٰ**: اور خالص نیک مقاصد سے پیوستہ زندگی خوشگوار گزرتی ہے۔

(891 **ماحول**: انسان کو مکمل گھیرتا یا پھر بغاوت پر مجبور کر دیتا ہے۔

(892 **شادی**: کئے بغیر انسان ماحول میں اجنبی لگ سکتا ہے۔

(893 **انمول**: پیرائیہ میں ضخیم کتابوں کے مصنف پڑھے لکھوں کے ہاں ہی قدر دانی پاتا ہے۔

(894 **باصلاحیت**: باپ کے بیٹے جبکہ بھرپور صلاحیتوں کے مالک بیٹوں کے والدین خوش نصیب ہوتے ہیں۔

(895 **نکمے**: لوگوں کی بے جا تنقید سے انسانی جوہر متاثر نہیں ہو سکتے۔

(896 **لالچ**: اور خوف سے بالاتر احترام کو حقیقی تعظیم تصور کیا جائیگا۔

(897 **تنظیم**: کا راز باقی نہ رہے تو زوال مقدر بن جاتا ہے۔

(898 **منظم**: فرد میں ملنساری بھی ہو تو ان کے ساتھ چلنے میں انسان کو فخر و خوشی میسر ہوگی۔

(899 **ذاتی**: مفادات کا اسیر باصلاحیت انسانوں کو ساتھ ملانے سے قاصر ہوگا۔

(900) **دین**: ودنیا کے معمولات متاثر کئے بغیر کسی کھیل سے دلچسپی بہتر صحت کیلئے کارآمد ہوسکتی ہے۔

(901) **خاندان**: اور معاشرہ میں کامیاب زندگی گزارنا برداشت ودرگزر کا عین ثبوت جانا جائیگا۔

(902) **محبت**: کا چسکہ انسان کو ناز ونخرہ اٹھانے کا عادی بنا سکتا ہے۔

(903) **عمدہ**: کتابیں لائبریری کی زینت جبکہ لغت کی کتاب اسکی ماسٹر مائنڈ ہوتی ہے

(904) **عداوت**: انسان کے اعتدال وشرافت کا کھلا دشمن ہوتا ہے۔

(905) **خود**: داری جواں مردی جبکہ بلاتحقیق تقلید بے بسی کا درس دیتی ہے۔

(906) **حسد**: کی ناسور وحشی بلاؤں کی طرح ہر مثبت پہلو ہڑپ کر جاتا ہے۔

(907) **متکبرین**: کے علاوہ ہر ہم خو طبقہ سفر وحضر میں یکجا ہوسکتا ہے۔

(908) **معاون**: اور سیکرٹری سے لاتعلقی امور نمٹانے کو ناممکن بنا سکتی ہے۔

(909) **مربوط**: وابستگیوں کی جھرمٹ میں قطع تعلق کا مطلب محض ٹینشن کا ٹھیکہ دار بننا ہوتا ہے۔

(910) **عام**: حریف کے مقابلہ میں موروثی منصب دار کو شکست فاش دینے میں کئی گنا زیادہ قوت وتوانائی کا مظاہرہ کرنا پڑسکتا ہے۔

(911) **صبر**: وشکر انسان پر احسان وانعامات جبکہ ضد وطلب مصائب ومشکلات کے دروازے کھول سکتے ہیں۔

(912) **غیر**: سیاسی ہونے کے دعویداروں کو سیاستدانوں پر تنقید کا بوجھ اُٹھانا بھی چھوڑ دینا چاہیئے۔

913) **تحریک**: کوکامیابی سے ہمکنار کرنے سے عروج پر برقرار رکھنا زیادہ امتحان طلب ہوتا ہے۔

914) **کامیاب**: محرک کیلئے عزت کی موت یا پھر تحریک کو ذلت کے ساتھ دیکھنے کا مرحلہ آ پہنچنا بدترین امتحان ہوتا ہے۔

915) **کم ظرف**: لوگ سیاسی کامیابیوں میں ساتھ چمٹے رہنے اور امتحان کے وقت کھسک جانے میں بہت جلد باز ہوتے ہیں۔

916) **وقتی**: مشکل میں ممکن ہے کارکن اذیت کا شکار ہو جبکہ اصل مصیبت میں تنظیم کے لیڈر پندہ دار تک پہنچ سکتے ہیں۔

917) **منتشر**: تحریک میں مفادات کی طرح مضمرات بھی انسان کو تنہا بھگتنے پڑ سکتے ہیں

918) **محنت**: کی کمائی کے برکات تادیر قائم رہ سکتے ہیں۔

919) **بھت**: سی برگزیدہ ہستیوں کو زندگی کے مقابلہ میں موت کے بعد زیادہ فیض یاب تصور کر لیا جاتا ہے۔

920) **شدید**: بیماری میں علاج کی بے بسی اور دوسروں کی محتاجی تکلیف کے احساس کو دوچند کر سکتی ہے۔

921) **کتاب**: طویل تفصیلات یا پھر مختصر انداز پر مشتمل رہے مقبولیت کا اصل راز اس کے مطالعہ سے لوگوں کی دلچسپی میں پوشیدہ ہوتا ہے۔

922) **علم**: کو عملی مطالعہ کی بدولت زیبائش سے آراستہ کیا جا سکتا ہے۔

923) **پُروقار**: شفقت بچوں کو آداب و احترام جبکہ بے جا لاڈ گستاخانا ارتکاب سکھاتا ہے۔

924) فہمیدہ: انسانوں کیلئے مستقل کامیابی کی خاطر عارضی فوائد قربان کرنا آسان ہوتے ہیں۔

925) فضول: خرچ لوگ بے جا ذاتی نقصان کے علاوہ شیطان کے بھائی بند کہلائیں گے۔

926) انسا نیت: کی تعمیر کیلئے سوچنا مہذب معاشرہ کی پہچان ہوتی ہے۔

927) ناعاقبت: اندیش حکمران اور بددیانت اپوزیشن عوام کو گندم کی طرح پیسنے کیلئے ایک ہی چکی کے دو پاٹ ہو سکتے ہیں۔

928) انسان: کیلئے ہر فن مولا بننا اور قارئین کیلئے ہر کتاب کی تہہ تک پہنچنا ناممکن ہوسکتا ہے۔

929) موجودہ: دور میں لفظ ''مصروفیت'' ضرورت سے زیادہ بلکہ بطور فیشن استعمال ہونے لگا ہے۔

930) اپنے: مسائل اپنی مدد آپ نہ نمٹانے والوں کو کمینہ پرور ثالثوں کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

931) ثالثوں: کا رخ اپنی طرف سنجیدہ انسانوں کو رنجیدہ کر دیتا ہے۔

932) بچوں: کو تربیت کے ساتھ ذاتی حیثیت کے مطابق منصب سونپنے کے ذریعہ احساس ذمہ داری دلانا چاہئے۔

933) نقصانات: کی پروا کئے بغیر ہی دوسروں کی رہنمائی کا اعزاز حاصل ہوسکتا ہے

934) مطالعہ: کے استفادہ سے قاصر فرد کو کتاب سے نہیں اپنی ہی حالت زار سے مایوس ہونا چاہئے۔

935) **غیروں**: کے خواہشات کی تکمیل کی خاطر اپنوں سے بغاوت ناقص ذہانت کی دلیل ہوتی ہے۔

936) **معرکہ**: مار لینے کی خواہش شجاعت مگر بلا ترتیب وحکمت ہر جنگ میں کود لینا سبب بے بسی اور حماقت ہوگا۔

937) **دنیا**: والوں سے پنجہ آزمائی کا پیمانہ آپ کے نزدیک کچھ بھی صحیح مگر والدین کے آگے عجز وندامت ہی طاقت کا اصل سرچشمہ قرار پائیگا۔

938) **محبوب**: اور ناز پرور کی مصیبت کے وقت مدد سے لاچاری انسان کی حالت زار بنا سکتا ہے۔

939) **نظام**: کی مضبوط وکمزور عملداری منصب کی اہمیت پر اثر انداز واقع ہوسکتی ہے۔

940) **آپس**: کے تعلقات کو سادگی کی مدد سے آسان تر بنایا جاسکتا ہے۔

941) **ضخیم**: کتابیں وقت کے اہتمام کے ساتھ جبکہ مختصر ترین کتابیں راہ رو قارئین کیلئے بھی استفادہ کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔

942) **بزنس**: کو آگے بڑھانے کیلئے آمدنی پر خرچ کم کرنے کا تصور ہونا بطور لازمی شرط اپنانا ہوگا۔

943) **سیاستدان**: ماضی کی روشنی میں حال جبکہ مصنف حال کے تناظر میں مستقبل کو سنوارنے کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

944) **اپنی**: تنظیم کو سنوارنا ہر کسی کا حق ہے لیکن اصلاح کی صلاحیتیں بھی دوسروں سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔

945) **مضبوط**: نظریاتی ذہن انسان کو ذاتی ومنفی رجحان سے بروقت روک سکتا ہے

86

946) مستقل: عملی تربیت کے بغیر تنظیم کو فعال نہیں فقط اُس کے کمزور ڈھانچہ کو ہی برقرار رکھنا ممکن ہوسکتا ہے۔

947) بهت: سارے معاملات کو خلط ملط کرنے والے کو سنجیدگی سے ایک کام سے نمٹنا بھی نصیب نہیں ہو پاتا۔

948) مشاورت: وہ جس پر سنجیدگی سے عمل درآمد کا اہتمام بھی ہو کارآمد تصور کی جائے گی

949) جهاں: سنجیدہ مشاورت، مضبوط گرفت، انصاف اور ایثار کا سلسلہ نہ ہو وہاں گھر، خاندان، ملک اور کسی معاشرہ کو بکھرنے سے کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔

950) دولت : کی بھر مار نہیں شفاف اور درست معاملات انسان کے لئے باعث اطمینان ہوسکتے ہیں۔

951) انسان: اپنے اظہار خیال سے محفل کو اپنے متعلق رائے قائم کرنے کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔

952) دوران: تعلیم بچوں کو سیاست سے دور رکھنے کا اظہار اور عملی کردار اکثر گھرانوں میں متضاد نظر آتا ہے۔

953) نازپرور: لاڈلے کی ذہنی یا جسمانی معذوری دل شاد انسان کو قدرے لاغر و نڈھال بنا سکتی ہے۔

954) انسان: کو حالت نزع کے عالم میں ایک گھونٹ سانس کیلئے ہاتھ پیر مارنے والی بے بسی کی گھڑی ہمہ وقت یاد ہونی چاہئے۔

955) انسانی: دل خلوص یا منافقت و ریاکاری میں سے ایک کا مسکن ہوسکتا ہے۔

956) نازک: مزاج اور متکبر دوست ذرا سی بے توجہی کو بھی ناقابل برداشت تصور

کر لیتا ہے۔

(957) انتقام: پسندی اور تکبر پُر خلوص دوستوں کی بیخ کنی اور دشمنی میں اضافے کے سب سے بڑے اوزار ہیں۔

(958) محض: اپنے تعلق کی بہتری کی خوش فہمی میں ظلم کے معماروں سے مراسم برقرار رکھنا ظلم میں معاونت تصور ہوگی۔

(959) اگر: تکبر کے بد بودار گھونسلہ سے متکبر کو اڑانے کی ہمت نہ ہو تو حکمت کے ساتھ تعلق میں بتدریج کمی میں بہتری ہوگی۔

(960) تنہائی: سے بچنے کا تقاضا انسان کو اپنی عقل موافق لوگوں کو ڈھونڈنے پر آمادہ کرتا ہے۔

(961) یکجا: ہونا ہی لوگوں کی عقل کے مناسبت سے سیاسی سوچ کی یکسانیت کی دلیل ہوتی ہے۔

(962) عمدہ: مقاصد لیکر چلنے والے تھکن محسوس کئے بغیر تکمیل تک رسائی میں دلچسپی رکھنا چاہتے ہیں۔

(963) ٹینشن: دینے لینے اور بلا وجہ سہنے کی پالیسی کو حکمت عملی سے تعبیر کرنا انسانی اخلاق کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

(964) خام خیال: کارکن تحریک کے دروازہ پر بیٹھ کر متحرک انسان اور تحریک کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

(965) اپنے: بڑوں کے احکامات سے لاپرواہی انسان کی اہمیت گھٹا دیتی ہے۔

(966) مصنف: و قارئین آپس میں مُحسن و معاون کا کردار ہوا کرتے ہیں۔

967) **آدمی**: کسی کام کو مقصد حیات بنا دیں تو ایک دن ضرور کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے

968) **بلند**: پایہ انسان خدمات کا صلہ طلب کئے بغیر آگے بڑھنے کی جستجو میں منہمک رہتے ہیں۔

969) **ذاتی**: مفادات کو پاکیزہ مذہب کا لبادہ اُڑھانے والوں کے دارین رسوا کن ہو سکتے ہیں۔

970) **گہرے**: پردوں کی آڑ کے باوجود قاتل قتل ایسے قبیح عمل کو چھپانے سے قاصر ہی رہ سکتا ہے البتہ سزا پانا نہ پانا یہ ایک الگ بحث ہو سکتی ہے۔

971) **باوقار**: احترام کے بہتر اثرات نئی نسل تک با آسانی منتقلی جبکہ منافقانہ چاپلوسی کا اولاد پر بھی منفی ردِعمل کا امکان یقینی ہو سکتا ہے۔

972) **خوبصورتی**: نعمت کے بجائے نادار خواتین کیلئے بے آبرو معاشرہ میں بعض اوقات زحمت بلکہ کڑا امتحان بن سکتی ہے۔

973) **بہتر**: شاعری، کتابت اور عمدہ خطابت میں سے ہر ایک کیلئے ذہنی آمادگی پہلی شرط ہوگی۔

974) **دولت**: اور وسائل کی بھرمار کبھی احمق و کمینہ پرور انسان کو بھی حاکم بنا ڈالتا ہے

975) **نا اھل**: اور دل میں نکما چور بسانے والی اولاد باوجود تمام تر آسائشوں کے والد کی متروکہ کمائی کے اعتراف سے جی چراتا رہیگا۔

976) **تقدیر**: عظیم حقیقت ضرور ہے لیکن ہر تدبیر سے مفلس انسانوں کو اسے بطور بہانہ تراشنے کی شاید اجازت نہ ہو۔

(977) **حیثیت**: سے بڑھکر طلب عزت گویا اپنی توقیر داؤ پر لگانا ہے۔

(978) **بظاهر**: نیک نظر آنے والوں کی نافرمان، اوباش اور بدمعاش اولاد کا نصیب کے علاوہ والدین کے خفیہ نقائص وخامیوں سے بھی تعلق ہوسکتا ہے۔

(979) **دل آزاری**: تکبر کا شاخسانہ اور انسانی چہرہ پر بدنما داغ رہتا ہے۔

(980) **دل**: خراش اذیتیں پہنچا دینے کے بعد معذرتوں کے ذریعہ کسی سے مقام حرمت کی تمنا فضول سمجھی جائے۔

(981) **بے اولاد**: ہونے اور نافرمان اولاد کی سنگینی کا توازن سمجھنے میں دشواری ممکن ہوسکتی ہے۔

(982) **انفرادی**: بے راہ روی بلند منصب تک رسائی کے بعد انسان کے لئے باعث شرمندگی بن سکتی ہے۔

(983) **اندرونی**: خباثت بلاآخر چہرے کی فرضی معصومیت بے نقاب کرہی دیتی ہے۔

(984) **اپنے**: سیاسی کارکنوں اور فرمانبردار ساتھیوں کو حسب ضرورت معاشرتی سہولیات فراہم کرنا اعلیٰ ظرفی کا حصہ قرار پائیگا۔

(985) **انسانی**: ہاتھوں سے دکھ سہنے والے باآسانی منفی رجحان کا شکار بن جاتے ہیں۔

(986) **هرزمانے**: کی اپنی مہلک اور موذی بیماریاں تھیں، ہیں اور رہینگی۔

(987) **موذی**: بیماری فربہ جسامت، خوشحال زندگی اور دُنیا کی تمام آسائشوں کو انسان سے یکلخت اور لمحہ بھر میں خاکستر کردیتی ہے۔

(988) **هرمشکل**: ، بیماری اور کڑے امتحان میں قوی ایمان ہی انسان کو صبر وتحمل کے اعلیٰ منصب پر فائز کرپائیگا۔

989) **انسانی**: چھٹی حس کا کردار مثبت تو کبھی خدشات کی صورت میں شدید منفی نتائج بھی برآمد کرسکتا ہے۔

990) **بے حس** :انسان سے بے ضمیری کا شکوہ بھی ایک طرح فضول تصور کیا جائیگا۔

991) **فحش گوئی** :کے ساتھ بے ہودہ مخالفت انسان کو صلح کے بعد بھی کسی کا سامنا کرنے کا اہل نہیں رہنے دیتی ہے۔

992) **باصلاحیت**:انسان کبھی بھی کسی کے عمدہ ایجاد و تالیف پر قدغن نہ لگائیگا۔

993) **منفی**: رویہ اور بلاتحمل ہر کسی سے شکوہ انسان کو غیر محسوس انداز میں معاشرہ سے کاٹ دیتا ہے۔

994) **سخت**: رویہ بزنس کیلئے ناسور ثابت ہوسکتا ہے۔

995) **دنیا**: میں خوش نصیب ہیں وہ لوگ کی جنکی اولاد اُنکے اشارہ کی تابع ہوتے ہیں۔

996) **شفقت**: کےعلاوہ والدین کا ہر عمل حتیٰ کے تنبیہہ بھی اولاد کیلئے باعث خیر تصور کی جانی چاہیے۔

997) **دنیا**: میں تمام مخلوق کی حرکات،سکنات وتعمیری استعداد کا استعمال انسانی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

998) **عمومی**: نفع رساں ہر کام کو پُر عزم ابتدا سے انہماک کے ساتھ انتہا و کامیابی تک پہنچانا قابل رشک بنتا ہے۔

999) **سمجھدار**: کیلئے اشارہ کے فارمولے کے تحت بعض تصنیفات انتہائی مختصر ہوا کرتی ہیں۔

91

1000) تمام: کتابیں حصولِ فوائد کی خاطر پڑھی جاتی ہے اگر اس مقصد میں کچھ کمی رہ جانے کا احساس ہو تو کتاب کو ایک مرتبہ پھر مطالعہ کیلئے ضرور اٹھانا چاہیے۔